Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
39

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

19 ذوالقعدۃ 1434 ہجری قمری 26 تبوک 1392 ہش 26 ستمبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

دنیا کی سعید روحیں احمدیت کی خدمت انسانیت کے کاموں کو محبت کی نظر سے دیکھتی ہیں

ایسے پاک ہو جاؤ کہ خدا کی اطاعت اور ہمدردی مخلوق کے سوا کچھ نہ ہو

قرآن کریم، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کامل فرمانبرداروں کی علامات ونشانیوں کا بیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 47ویں جلسہ سالانہ برطانیہ سے اختتامی خطاب فرمودہ یکم ستمبر 2013ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 47ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء کے اختتامی اجلاس میں شرکت کیلئے مورخہ یکم ستمبر 2013ء کو ہندوستانی وقت کے مطابق 7:50 بجے جلسہ گاہ تشریف لائے اور 9:10 بجے حضور انور نے اجلاس کی کاروائی کا آغاز فرمایا اور مکرم حافظ طیب احمد صاحب نے سورۃ الزمر کی آیات ۲۲ تا ۲۷ کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں فلسطین کے احمدیوں کے ایک گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سید عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی قصیدہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کو احمدیہ پیس پرائز سال ۲۰۱۳ء کے حقدار کا اعلان کرنے کیلئے بلایا۔ یہ ایوارڈ ۲۰۰۹ء میں دنیا کے ان افراد کے لئے جاری کیا گیا تھا جو انسانیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اس سال کا ایوارڈ میگنس مقفارلین بیرو Magenus Macfarlane Barrow کو دوران سال بچوں اور سیلاب زدگان کی نمایاں خدمات سرانجام دینے پر حضوانور کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔ ان کی ایک کمپنی میری میلز Mary's Meals ہے جو سکول کے بچوں کو روزانہ بڑی تعداد میں ایک وقت کا کھانا مہیا کرتی ہے۔

ایوارڈ کے اعلان کے بعد مکرم امیر صاحب نے برطانیہ میں تاریخ احمدیت کا مختصر خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم خدا کے حضور شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں برطانیہ میں بے شمار ترقیات سے نوازا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے اس مبارک موقع پر شکر کے جذبات کے ساتھ ایک لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ سیدنا حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کو قبول فرماتے ہوئے اعلان فرمایا کہ میں یہ رقم IAAAE کو افریقہ میں ماڈل ویلج کیلئے دیتا ہوں اور یہ تحفہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا۔

بعدازاں سیکرٹری تعلیم یوکے نے مختلف تعلیمی میدانوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے نام پڑھے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان طلباء کو اسناد و میڈلز عطا فرمائے۔ نیز برطانیہ میں احمدیت کے سوسال مکمل ہونے پر صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں مقابلہ مقالہ نویسی میں انصار، خدام اطفال میں اول آنے والوں کو انعامات عطا فرمائے۔ اس کے بعد مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

''اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار''

ترنم سے پیش کیا۔

پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آغاز میں حضور انور نے تشہد، تعوذ سورۃ فاتحہ اور سورۃ الحج کی آیت ۷۹ کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا اسلام اور اس کے کامل فرمانبرداروں کو خدا تعالیٰ نے جس نام سے پکارا ہے ان ناموں اور حروف کی تراکیب سے جو معنی اور تصور ابھرتا ہے وہ بہت ہی خوبصورت ہے۔ یعنی حفاظت، امن، غلطیوں سے آزادی اخلاقی برائیوں سے آزادی، خدا کی کامل فرمانبرداری، مضبوط تعلق اور بنی نوع سے محبت کا تعلق کے معانی اس میں شامل ہیں۔ اسلام کا کامل فرمانبردار وہی ہے جو شرارتوں، بغض، کینہ اور فتنہ فساد سے خود بھی بچتا اور دوسرے بنی نوع کو بھی اس سے بچاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس کے یہی معنی ہیں کہ پیشگی مول دیا جائے یعنی خود کو خدا کے سپرد کر دیا اور صلح کے طالب ہوں اور آیت بلیٰ من اسلم ..... سے مراد وہی ہے جو خدا کی راہ میں اپنے وجود کو سونپ دیوے، وقف کر دیوے، نیک کاموں پر قائم ہو جاوے، تمام طاقتیں اعتقادی اور عملی طور پر اسی کی راہ میں لگا دے۔ اعتقادی طور پر اس طرح کہ خدا کے عشق کی تعلیم کو مان لے اور عملی طور پر حقیقی نیکیاں اس طرح بجالائے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کامل فرمانبردار وہی ہے جو خدا کی رضا کیلئے خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے اور مخلوق کو ہر شر سے محفوظ رکھنا اس کے لئے ضروری ہے۔ اپنی انانیت کو چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے اس کے چہرہ کیلئے اس کی خوشنودی کیلئے اپنے نفسانی جذبات کو مٹا ڈالے اور ایسا انقلاب اور تبدیلی پیدا کرے کہ اس میں

122واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

خدا کی اطاعت اور ہمدردی مخلوق کے سوا کچھ نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی ایسی جماعت نہیں جو افریقہ، امریکہ، ایشیا، یورپ اور آسٹریلیا میں ایک ہی جماعت کے طور پر جانی جاتی ہو۔ غیروں میں ہر ایک جگہ اندرونی اختلافات ہیں اور اتحاد و یگانگت کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔ ان کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ہم قرآن شریف کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے کامل فرمانبرداروں کی جو نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ وہ نشانیاں اور علامتیں بھی آج جماعت احمدیہ پر صادق آرہی ہیں۔ جو ہدایت کے لئے خدا سے دعا مانگتا ہے خدا اس کی مدد کرتا ہے اور اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ میں نے کل جو واقعات سنائے تھے ان میں بھی ایسے بہت تھے جن کی خدا نے خود اپنے فضل سے رہنمائی فرمائی۔ پہلے انبیاء کے ماننے والوں پر زوال ان کے تقویٰ میں کمی کی وجہ سے آیا۔ آج بھی اگر لوگ خدا کی رضا کیلئے تقویٰ سے کام نہیں لیں گے تو خدا کی پکڑ میں آئیں گے۔

فرمایا خدا تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں کی جماعت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والی ہوتی ہے۔ کل بھی دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں چند واقعات پیش کئے تھے۔ خدا کے فضل سے قرآن کریم کے تراجم کرنے اور ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پھیلانے کی توفیق ساری دنیا میں کسی اور جماعت کو نہیں ملی۔ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو یہ پیغام ساری دنیا میں پھیلانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

حضور انور نے احادیث مبارکہ پیش فرمائیں جن میں کامل فرمانبرداروں کی نشانیاں اور علامتیں بیان ہوئی ہیں کہ فساد نہیں کرتے۔ خون نہیں کرتے، دوسروں کے حقوق ادا کرتے اور اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ جو کوئی ان پر سلامتی کا پیغام پڑھتا ہے اس کو اپنوں میں سے سمجھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی تحقیر نہیں کرتے، خدا تعالیٰ نے ظلم کو اپنی ذات اور انسان کے درمیان حرام قرار دیا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں۔ تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں کپڑے پہناؤں۔ مجھ سے بخشش مانگو اگر سب لوگ اگلے پچھلے مجھ سے مانگیں اور میں ان کی طلب ان کو دوں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے سمندر کے پانی میں کمی آئے گی۔ تم سب فرمانبردار ہو جاؤ تو میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں اور سب فاجر ہو جاؤ تو میری بادشاہت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ جس کو خیر ملے وہ خدا کا شکر کرے اور اس کی حمد کو بجالائے اور جو خیر سے محروم رہے وہ اپنی ذات کو ہی متہم کرے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں ذکر ہے کہ ہم توحید کے قائل ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں، قرآن کریم خاتم کتب سماوی ہے، جنت، دوزخ اور حشر اجساد کو حق سمجھتے ہیں۔ توحید، نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ کو واجب سمجھتے ہیں، ملائکہ کو حق جانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انسانیت کی خدمات میں بھی پیش پیش ہے اور پیغام حق کو پھیلانے میں بھی مصروف ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے چند واقعات پیش فرمائے کہ لوگوں کو احمدیت کی وجہ سے اسلام اور خدا تعالیٰ کی صحیح پہچان نصیب ہوئی۔ فرمایا جس طرح جماعت احمدیہ دعوت الی اللہ کا کام کر رہی ہے۔ اس طرح دوسری کوئی جماعت، کوئی گروہ اور کوئی فرقہ یہ کام سرانجام نہیں دے رہا اور کوئی نہیں ہو سکتا جو یہ اعزاز ہم سے چھین سکے۔ اس لئے خدا کی تقدیر سے نہ لڑو اور خدا کی آواز سنو۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا چلا جائے، ضرورتمندوں اور حاجتمندوں کا خود محافظ ہو۔ حضور نے دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے احمدیوں کی حفاظت فرمائے اور ہر شر سے ہر احمدی کو بچائے۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور نے حاضری کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ سالانہ کی حاضری ۳۱ ہزار ۲۰۵ تھی اور ۸۹ ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ یہ حاضری گزشتہ سال سے ۴ ہزار زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضور انور سٹیج پر رونق افروز رہے اور احباب جماعت نے نظمیں پڑھیں۔ کافی دیر حضور مختلف زبانوں میں مختلف نظمیں اور نغمے سنتے رہے اور پھر سلام و دعا کے بعد سٹیج سے تشریف لے گئے۔

❋ ❋ ❋

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”تیسری صدی تک کل اہل اسلام کا یہی مذہب رہا ہے کہ کل نبی فوت ہو گئے تیسری صدی کے بعد حیات مسیح کا عقیدہ مسلمانوں میں شامل ہوا“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۸۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

خطبات امام کی اہمیت

اس نعمت کا شکر کرو

... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

”چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں...... تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراھیم:8)۔“ (خطبات نور، صفحہ 131)

جماعت کا ہر فرد پہلے شاگرد ہے پھر استاد

... سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں، ہر تقریر جو میں کرتا ہوں اور ہر تحریر جو مَیں لکھتا ہوں اُسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے اِن باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کیلئے ہیں ان کا عملی امتحان اُس کے ذمہ ہے...... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھلانا میرا فرض ہے۔“

(خطاباتِ شوریٰ جلد 2، صفحہ 21)

خدا تعالیٰ کی رضا اور محبت

... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

”مختلف طبیعتیں ہیں مختلف تربیتی دوروں میں سے انسان گزرتا ہے اور خلیفہ وقت اور امام وقت کا یہ کام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت کو تربیت کے مقامات میں سے درجہ بدرجہ آگے ہی آگے لئے جاتا چلا جائے تا کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضاء کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کی محبت انہیں بہت زیادہ مل جائے۔“

(خطباتِ ناصر جلد 2، صفحہ 133)

خلیفۂ وقت کی زبان کا غیر معمولی اثر

... حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”خلافت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ بظاہر نصیحت عمل نہیں کر رہی ہوتی لیکن جب خلیفۂ وقت کی زبان سے وہی نصیحت نکلتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر پیدا کر دیتا ہے۔“ (خطبات طاہر جلد 2، صفحہ 2)

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا

... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں، جو خلیفۂ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے۔“ (خطبہ جمعہ 9 جون 2006 از خطبات مسرور جلد 4، صفحہ 288)

کلام الامام، امام الکلام

... حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوں۔“ (خطبات مسرور جلد نمبر 3، صفحہ 320)

نسلوں کی بقاء کی ضمانت

... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔“ (خطبات مسرور جلد 8 ص 191)

ہر احمدی مخاطب ہے

... پھر فرمایا: ”ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔“

(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 188، 189)

(الفضل انٹرنیشنل ۳۰ اگست ۲۰۱۳ صفحہ ۲۲)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

” فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے، ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں“ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۵۹۱)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

خطبہ جمعہ

قرآن کریم اور رمضان کے مہینے کا ایک خاص تعلق ہے۔ اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر غور کریں اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنانے کی کوشش کریں۔

عبادت الٰہی، والدین سے حسن سلوک اور تربیت اولاد سے متعلق قرآنی احکامات کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے تشریح اور احباب جماعت کو اہم نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 جولائی 2013ء بمطابق 26 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 16 راگست 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ○ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ (الانعام:152-154)

یہ سورۃ انعام کی آیات ہیں۔152 سے 153، 154 تک۔ترجمہ ان کا یہ ہے کہ تُو کہہ دے آؤ مَیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا ہے یعنی یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور لازم کر دیا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔اور تم بے حیائیوں کے جو اُن میں ظاہر ہوں اور جو اندر چھپی ہوئی ہوں، دونوں کے قریب نہ پھٹکو۔اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو مگر حق کے ساتھ۔یہی ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو۔اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے۔اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو۔اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔اور یہ بھی تاکید کرتا ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔پس اس کی پیروی کرو اور مختلف راہوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس کے راستہ سے ہٹا دیں گی۔یہ ہے وہ جس کی وہ تمہیں تاکیدی نصیحت کرتا ہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گزشتہ خطبہ میں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم نازل ہونا شروع ہوا۔اس لحاظ سے قرآنِ کریم کا اور رمضان کے مہینے کا ایک خاص تعلق ہے، لیکن اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر غور کریں اور اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ورنہ جس مقصد کے لئے قرآنِ کریم نازل ہوا وہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا۔انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا تا شرعی حدود اور احکام کے ساتھ مرحلہ طے ہو اور پھر باخدا انسان بنانا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 53، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآنِ کریم میں عملی اور علمی تکمیل کی ہدایت ہے۔ چنانچہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ (الفاتحہ:6) میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ:7) میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پورا نشوونما حاصل نہ کرے اس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے۔اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں۔وہ ہدایت مردہ ہدایت ہے۔جس کے اندر کوئی نشوونما کی قوت اور طاقت نہیں ہے......‘‘

فرمایا کہ ’’قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اُس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔یہاں تک کہ اُس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کیے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے، بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ اُن میں پیدا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 122-121۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر قرآنِ کریم کا حق ادا کرتے ہوئے قرآنِ کریم کو پڑھا جائے اور پھر اُس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہو تو عملی طور پر بھی ایک نمایاں تبدیلی انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔اعلیٰ اخلاقی قدریں پیدا ہو جاتی ہیں۔فرمایا کہ وحشیانہ حالت سے نکل کر ایسا شخص جس نے قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کیا ہو، مہذب اور باخدا انسان بنتا ہے اور باخدا انسان وہ ہوتا ہے جس کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص اور سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے، جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں شجرہ طیبہ کی دی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (ابراھیم:25) کہ اُس کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہیں اور اُس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک پہنچ رہی ہوتی ہیں۔

اس کی وضاحت ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یوں فرمائی ہے۔فرمایا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا کہ وہ ایمان جو ہے وہ بطور تخم اور شجر کے ہے اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کے بجائے ہیں۔یعنی آبپاشی کی جگہ ہیں، اعمال ایسے ہیں جس طرح کہ پودے کو پانی دیا جائے۔فرمایا: قرآنِ شریف میں کسان کی مثال ہے کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے، ویسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے۔وہاں آبپاشی ہے، یہاں اعمال۔فرمایا: پس یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے۔یعنی اُس میں پانی اور نہریں نہ ہوں، دریا نہ ہو۔فرمایا: جو درخت لگایا جاتا ہے اگر مالک اُس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے تو ایک دن خشک ہو جائے گا۔اسی طرح ایمان کا حال ہے۔وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا (العنکبوت:70)۔یعنی تم ہلکے کام پر نہ رہو بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کی ضرورت ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 649 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس لئے آپ نے شروع میں فرمایا کہ قرآنِ شریف جو تمہیں بنانا چاہتا ہے، وہ تم اُس وقت بن سکتے ہو جب شرعی حدود جو لگائی ہیں، قرآنِ کریم نے جو احکامات دیئے ہیں، اُن کو مرحلہ وار اپنے اوپر لاگو کرو۔اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آرام سے نہیں ہو جاتا ہے، اس کے لئے مجاہدات کی ضرورت ہے۔

پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں، رمضان شریف کا مہینہ یا قرآنِ کریم کا اس مہینے میں نزول کا اس صورت میں ہمیں فائدہ ہو سکتا ہے یا ہمیں فائدہ دے گا جب ہم اس کے احکامات کو اپنے اعمال کا حصہ بنائیں گے۔اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں گے۔اس راستے میں مجاہدہ کریں گے۔اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، تبھی ہم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکتے ہیں، تبھی ہم قرآنِ کریم کے نازل ہونے کے مقصد کو سمجھنے والے ہو سکتے ہیں۔

پس یہ رمضان جہاں ہمیں مجاہدات کی طرف توجہ دلاتا ہے، (بہت سارے مجاہدات ہیں جو ظاہری طور پر ہم کرتے ہیں جیسے کھانے پینے سے اپنے آپ کو روکنا ہے اور بعض جائز کاموں سے روکنا ہے) وہاں اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ان دنوں میں جب ہم قرآنِ کریم کو سمجھنے کی طرف ایک خاص توجہ دے رہے ہیں تو پھر ان احکامات کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ وہ سرسبز شاخیں بن جائیں جن کا آسمان سے تعلق ہوتا ہے، جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے، جن کی دعائیں خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ اپنے ایمان کی جڑیں مضبوط کریں۔ اپنے اعمال کو وہ سرسبز شاخیں بنائیں جو آسمان تک پہنچتی ہیں تاکہ ہماری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی چلی جائیں۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان دوتین آیات میں بھی اُن احکامات میں سے چند احکامات بیان ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے چند باتوں کی طرف، چند احکامات کی طرف توجہ دلائی ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہیں، تقویٰ پر چلانے والے ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ترجمہ میں پڑھ کر سنا دیا تھا ہر ایک پر واضح ہو گیا ہو گا کہ کیا احکامات ہیں۔ یاددہانی کیلئے دوبارہ بتا دیتا ہوں۔

فرمایا کہ سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ پھر فرمایا والدین سے حسنِ سلوک کرنا انتہائی اہم چیز ہے اس کو کبھی نہ بھولو اور بدسلوکی تم پر حرام ہے۔ تیسری بات یہ کہ رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ پھر یہ کہ مخفی اور ظاہر ہر قسم کی بے حیائیوں سے بچو، بلکہ اُن کے قریب بھی نہیں جانا۔ پانچویں بات یہ کہ کسی جان کو قتل نہ کرو، سوائے اس کے کہ جسے اللہ نے جائز قرار دے دیا ہو۔ اور اُس کی بھی آگے تفصیلات ہیں کہ کیا، کس طرح جائز ہے۔ پھر فرمایا کہ یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔ ساتویں بات یہ کہ جب یہ لوگ بلوغت کو پہنچ جائیں تو پھر اُن کے مال اُنہیں لوٹا دو۔ پھر کوئی بہانے نہ ہوں۔ آٹھویں بات یہ کہ ماپ تول میں انصاف کرو۔ پھر یہ کہ ہر حالت میں عدل سے کام لو۔ کوئی عزیز داری، کوئی قرابت داری تمہیں عدل سے نہ روکے، انصاف سے نہ روکے۔ دسویں بات یہ کہ اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ جو عہد تم نے کئے ہیں اُن کو پورا کرو۔ اور پھر یہ کہ ہر حالت میں صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ۔ تو یہ وہ خاص اہم باتیں ہیں اور پھر ان کی جزئیات ہیں۔ ان باتوں پر چل کر انسان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا کہلا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا کہلا سکتا ہے۔

سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے، بلکہ حکم دیا کہ ایسی بات کبھی تم سے سرزد نہ ہو۔ تم پر یہ حرام ہے کہ خدا تعالیٰ کا شریک کسی کو ٹھہراؤ۔ اُس ہستی کے ساتھ تم شریک ٹھہراؤ جو تمہارا رب ہے، جو تمہارا پیدا کرنے والا ہے، جو تمہاری دماغی، جسمانی، مادّی، روحانی صلاحیتوں کی پرورش کرنے والا ہے، جو تمام نعمتوں کو مہیا کرنے والا ہے۔ پس کون عقلمند ہے جو ایسی طاقتوں کے مالک خدا اور ایسی نعمتیں مہیا کرنے والے خدا کا کسی کو شریک بنائے۔ لیکن لوگ سمجھتے نہیں اور شریک بناتے ہیں۔ گہرائی میں جا کر شرک کے مفہوم کو نہیں سمجھتے اور ایسے عظیم خدا کے مقابلے پر خدا کھڑے کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ ہر زمانے میں لوگوں میں یہ حالت پیدا ہوتی رہی ہے۔ اسی لئے انبیاء جب آتے ہیں تو سب سے پہلے شرک کی تعلیم کے خلاف بات کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کو مَیں نہیں بخشوں گا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر اللہ تعالیٰ کے سوا اَور کو معبود و کارساز جاننا ایک ناقابل عفو گناہ ہے۔'' یعنی یہ معاف نہیں ہو گا۔ ''اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ (لقمان:14) لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ (النساء:49) یہاں شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے۔ بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور محبوباتِ دنیا پر زور دیا جاوے۔'' دنیا میں جو بہت ساری چیزیں، جن سے انسان فائدہ اُٹھاتا ہے، اُن کی طرف توجہ ہو جائے۔ ''اسی کا نام شرک ہے۔ اور معاصی کی مثال'' یعنی گناہ جو ہیں، عام گناہ اُن کی مثال ''توحُقّہ کی سی ہے کہ اس کے چھوڑ دینے سے کوئی دقّت و مشکل کی بات نظر نہیں آتی۔ مگر شرک کی مثال افیم کی ہے کہ وہ عادت ہو جاتی ہے جس کا چھوڑنا محال ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 344۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ہمیں توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ آپ نے مزید گہرائی میں جا کر بتایا کہ:

''شرک تین قسم کا ہے۔ اوّل یہ کہ عام طور پر بت پرستی، درخت پرستی وغیرہ کی جاوے۔'' (بعض لوگ درختوں کی پوجا بھی کرتے ہیں۔) ''یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے۔ دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے کہ فلاں کام نہ ہوتا تو مَیں ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی شرک ہے۔ تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھا جاوے''۔ یعنی مَیں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کچھ نہیں کر سکتے، ایک مومن کو ہر کام کرنے سے پہلے انشاء اللہ ضرور کہنا چاہئے) فرمایا کہ ''موٹے شرک میں تو آج کل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا۔'' یعنی درختوں کی پوجا کریں یا بعض ایسے ہوں جو پہلی قسم کا شرک کرتے ہوں) ''البتہ اس مادی ترقی کے زمانہ میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔'' (اسباب پر انحصار، چیزوں پر انحصار، لوگوں پر انحصار بہت زیادہ ہو گیا ہے۔)

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 216-215۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسباب میں جیسا کہ مَیں نے کہا لوگوں پر بھی انحصار ہے، دولت پر اور سامان پر انحصار ہے، جہاں اپنے کام کر رہے ہیں اُن کے مالکوں پر انحصار ہے، بعض افسروں کی خوشامد کر رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ حالت ہو جائے کہ اسباب پر یا کسی ذات پر ضرورت سے زیادہ انحصار ہو جائے تو پھر انسان اُس مقصد کو بھول جاتا ہے جو اُس کی پیدائش کا مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جائے تو وہ معبود ہو جاتا ہے۔ جب ایک شخص سمجھے کہ اس کے بغیر میرا گزارہ ہی نہیں ہے تو پھر وہ خدا کے مقابلے پر آ جاتا ہے۔ پھر ایسی چیز بن جاتا ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے۔ اُس کے ساتھ تعلق بھی عبادت بن جاتا ہے۔ اور عبادت کے لائق صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ (الذاریات:57) یعنی جنّوں اور انسان کی پیدائش کی غرض عبادت ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں:

''یعنی اے لوگو! تم اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ یعنی اُسی کو اپنے کاموں کا کارساز سمجھو۔'' جتنے بھی تمہارے کام ہیں اُن کو کرنے والا، اُن کی تکمیل کرنے والا، اُن کو انتہا تک پہنچانے والا، کامیابی دینے والا صرف خدا تعالیٰ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی پرستش اور عبادت ہے۔ ''اور اُس پر توکل رکھو۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 340)

پھر فرمایا یعنی اے لوگو! اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ ''عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اس سے دل لگاؤ۔'' باقی خدا جو ہیں، باقی جو دنیا کے معبود ہیں، اُنہوں نے ختم ہو جانا ہے۔ زندہ رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے اُسی سے دل لگاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ''پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے۔ اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت اُنہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بُت پرستی ہے۔ بُت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بُت لے کر بیٹھ جائے اور اُس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 602۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''اے لوگو! تم اُس خدائے واحد لاشریک کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا۔ چاہیئے کہ تم اُس قادر توانا سے ڈرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی اُتار کر طرح طرح کے رزق تمہارے لئے پھلوں میں سے پیدا کئے۔ سو تم دیدہ دانستہ اُنہیں چیزوں کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ جو تمہارے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 520 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر آپ عبادت کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''انسان کی پیدائش کی علتِ غائی یہی عبادت ہے......'' (یعنی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ جیسا کہ پہلے آیت آ چکی ہے) فرماتے ہیں کہ ''عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دُور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مَوۡرٌ مُعَبَّدٌ۔ جیسے سُرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے، تو اس میں خدا نظر آئے گا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے درخت

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزدجام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

اُس میں پیدا ہو کر نشوونما پائیں گے‘‘۔ اگر دل صاف ہو جائے، خالصۃً خدا تعالیٰ کی خاطر سب کچھ کرنے لگ جاؤ، اُسی کو سب کچھ سمجھو، اُسی پر انحصار کرو تو پھر اُس میں خدا نظر آتا ہے اور اُس میں پھر خدا تعالیٰ کی محبت کے درخت نشوونما پائیں گے۔’’اور وہ اثمارِ شیریں وطیب ان میں لگیں گے جو اُكُلُهَا دَآئِمٌ (الرعد:36) کے مصداق ہوں گے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 347۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر دوسری جگہ آپ نے اس کی یوں وضاحت فرمائی کہ:

’’حضرتِ عزّت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبتِ ذاتیہ کے ممکن نہیں۔‘‘ کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک خاص حالت میں عاجزی اور انکساری سے اُسی وقت انسان کھڑا ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے ایک خاص ذاتی تعلق اور محبت ہو۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے اور فرمایا ’’اور محبت سے مراد یک طرفہ محبت نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں۔‘‘ جب انسان ایسی محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی محبت کا جواب ملتا ہے ’’تا بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اس وقت اس انسان کے اندر سے نکلتی ہے، بشریت کی کمزوریوں کو جلا دیں اور دونوں مل کر تمام روحانی وجود پر قبضہ کرلیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 218)

یعنی جب گرج چمک والی بجلی انسان پر گرتی ہے تو وہ جل جاتا ہے۔ انسان خاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح محبت جو ہے یہ ایسی محبت ہونی چاہئے، ایسی آگ ہونی چاہئے، ایسی تپش ہونی چاہئے، رمضان کے بھی ایک معنی تپش اور گرمی ہے، کہ جو انسان کی کمزوریاں ہیں، بد عادتیں ہیں اُن سب کو جلا دے اور تمام وجود پر روحانیت کا قبضہ ہو جائے۔ یہ انسان کا مقصد ہے اور یہ مقصد ہے جس کے لئے رمضان کے مہینے میں سے ہمیں گزارا جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کا یہ معیار ہے جو ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا ہے۔ اور جب یہ معیار حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر غالب آ جاتی ہے تو پھر تمام قسم کے شرکوں سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے کہ اُس کی محبت ہم میں قائم ہو اور وہ دائمی محبت ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جو اگلا حکم فرمایا، وہ یہ ہے کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ یہ ترتیب بھی وہ قدرتی ترتیب ہے جو انسان کی زندگی کا حصہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد اس دنیا میں والدین ہی ہیں جو بچوں کی پرورش اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ غریب سے غریب والدین بھی اپنے دائرے میں یہ بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ اُن کے بچوں کی صحیح پرورش ہو، اس کے لئے وہ عموماً بے شمار قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ پس فرمایا کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا (بنی اسرائیل :24) یعنی تمہارے رب نے یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر اُن میں سے کسی ایک پر یا اُن دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو اُنہیں اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہو اور نہ اُنہیں جھڑکو اور اُن سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔

بعض دفعہ شکایات آ جاتی ہیں، جاہل بچوں کے ماں باپ کی طرف سے نہیں، بلکہ پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے بچوں کے ماں باپ کی طرف سے کہ بچے ناخلف ہیں۔ نہ صرف یہ کہ حق ادا نہیں کرتے بلکہ ظلم کرتے ہیں۔ بعض بہنیں اپنے بھائیوں کے متعلق لکھتی ہیں کہ ماں باپ پر ہاتھ اُٹھا لینے سے بھی نہیں چُوکتے۔ خاص طور پر ماں باپ سے بدتمیزی ہوتی ہے جب ایسے معاملات آئیں جہاں جائیداد کا معاملہ ہو۔ والدین کی زندگی میں بچوں کو جب ماں باپ کی جائیداد کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو اُس وقت یہ بدتمیزیاں بھی شروع ہوتی ہیں اور جب والدین اپنے بچوں کو جائیداد دے دیتے ہیں تو پھر اُن سے اور سختیاں شروع ہو جاتی ہیں اور وہی والدین جو جائیداد کے مالک ہوتے ہیں پھر بعض ایسے بچے بھی ہیں کہ اُن کو دینے کے بعد وہ والدین دَربدر ہو جاتے ہیں اور ایسی مثالیں ہمارے اندر بھی موجود ہیں۔ یہاں بھی، اس ملک میں بھی آزادی کے نام پر وہ بچے جو نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں وہ بدتمیزی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بچے ایک عمر کو پہنچ کے آزاد ہیں۔ تو یہ تعلیم جو ماں باپ کا احترام نہیں سکھاتی یا یہ آزادی جو یہاں بچوں کو ہے، جو حفظ مراتب کا خیال نہیں رکھتی، یا ماں باپ کی عزت قائم نہیں کرتی، یہ تعلیم اور ترقی نہیں ہے بلکہ یہ جہالت ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے جو خوبصورت تعلیم ہے کہ ماں باپ سے احسان کا سلوک کرو، اُن کی عزت کرو، اُن کو اُف تک نہ کہو۔ یہ ماں باپ کا احترام قائم کرتی ہے۔ ماں باپ کے احسانوں کا بدلہ احسان سے اتارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور احسان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا عمل کرو جو بہترین ہو، ورنہ ماں باپ کے احسان کا بدلہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اتار ہی نہیں سکتے۔ اس احسان کے بدلے کے لئے بچوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوبصورت تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدین کیلئے یہ بھی دعا کرو۔ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل:25) کہ اے میرے رب! ان پر رحم فرما۔ جس طرح یہ لوگ میرے بچپن میں مجھ پر رحم کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے رحم کرتے ہوئے میری پرورش کی تھی۔

پس یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو اسلام ایک مسلمان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کے بارے میں سکھاتا ہے۔ یہ وہ اعلیٰ معیار ہے جو ایک مسلمان کا اپنے والدین کے لئے ہونا چاہئے۔ یہ دعا صرف زندگی کی دعا نہیں ہے بلکہ والدین کی وفات کے بعد بھی اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دعا ہو سکتی ہے۔ یعنی ایک تو زندگی میں دعا ہے کہ جو ہماری طرف سے کمی رہ گئی ہے اُس کمی کو اس دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ پورا فرمائے اور اپنے خاص رحم میں رکھے۔ دوسرے اس رحم کا سلسلہ اگلے جہان تک بھی جاری رہے اور اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرماتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو۔ اور والدین سے احسان کرو۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے پہلے یہی فرمایا ناں کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور پھر اگلا حکم یہ کہ والدین سے احسان کرو۔ فرمایا کہ ’’حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمّات کا کس طرح متکفّل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبر گیری کے لئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں اور اپنی محبت کے انوار سے ایک پَرتو محبت کا اُن میں ڈال دیا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے۔‘‘ یہاں بہرحال ایک فرق ہے۔ ’’اور جب تک قلوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا القاء نہ ہو تو کوئی فردِ بشر خواہ وہ دوست ہو یا کوئی برابر کے درجہ کا ہو، یا کوئی حاکم ہو، کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔ اور یہ خدا کی کمال ربوبیّت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ اُن کے تکفّل میں ہر قسم کے دُکھ شرح صدر سے اُٹھاتے ہیں یہاں تک کہ اُن کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 315۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا:۔

’’فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا (بنی اسرائیل:24) یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں اُن سے نہ کر جن میں اُن کی بزرگواری کا لحاظ نہ ہو۔ اس آیت کے مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن دراصل مرجع کلام اُمّت کی طرف ہے۔‘‘ (یعنی گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے لیکن اصل میں اُمّت مخاطب ہے۔) ’’کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے۔ اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تُو اپنے والدین کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں اُن کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہیئے۔ اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل:24) یعنی تیرے ربّ نے چاہا ہے کہ تُو فقط اُسی کی بندگی کر اور والدین سے احسان کر۔ اس آیت میں بت پرستوں کو جو بت کی پوجا کرتے ہیں، سمجھایا گیا ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور بتوں کا تم پر کچھ احسان نہیں ہے۔ اُنہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہاری خوردسالی میں وہ تمہارے متکفّل نہیں تھے۔ اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اُس کے ساتھ کسی اَور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو کیونکہ وہ بھی مجازی ربّ ہیں۔ اور ہر ایک شخص طبعاً یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو اُن کی خوردسالی میں‘‘ یعنی چھوٹے ہوتے ’’ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد اُن کی بھی ایک ربوبیت ہے اور وہ جوش ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 214-213)

یعنی وہ جو پالنے کا جوش ہے، بچوں کی طرف نگہداشت کا جوش ہے، بچوں سے محبت اور پیار ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھ دیا گیا ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جو والدین کا ہے جسے ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بِکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

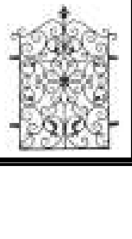
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

چاہئے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’مٹی میں ملے اُس کی ناک، مٹی میں ملے اُس کی ناک۔‘‘ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دہرائے۔ یعنی ایسا شخص بدقسمت اور قابل مذمّت ہے۔ صحابہ نے پوچھا کہ وہ کونسا شخص ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر اُن کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔‘‘

(صحیح مسلم کتاب البرو الصلة و الآداب باب رغم انف من ادرك...حدیث نمبر 2551)

پھر ان آیات میں جو اگلا حکم ہے اُس میں فرمایا کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (بنی اسرائیل:32) رزق کی تنگی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اس کے بھی کئی معنی ہیں۔ یہاں قرآنِ کریم کے احکام کی ایک اور خوبصورتی بھی واضح ہوتی ہے کہ پہلے اولاد کو کہا کہ تم نے والدین کی خدمت کرنی ہے، اُن سے احسان کا سلوک کرنا ہے، اُن کی کسی بات پر بھی اُف نہیں کرنا۔ انسان کو اعتراض تو اُسی صورت میں ہوتا ہے جب کوئی بات بری لگے۔ تو فرمایا کہ کوئی بات والدین کی بری بھی لگے تب بھی تم نے جواب نہیں دینا بلکہ اس کے مقابلے پر بھی تمہاری طرف سے رحم اور اطاعت کا اظہار ہونا چاہئے۔ اب والدین کو حکم ہے کہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرو۔ کوئی امراس تربیت میں مانع نہ ہو۔ غربت بھی اس میں حائل نہ ہو۔ پس یہ والدین پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا ایسا خیال رکھو کہ وہ روحانی اور خلاقی لحاظ سے مردہ نہ ہو جائیں۔ اُن کی صحت کی طرف توجہ نہ دے کر اُنہیں قتل نہ کرو۔ بعض ناجائز بچتیں کر کے اُن کی صحت برباد نہ کرو۔ پس ماں باپ کو جب ربوبیت کا مقام دیا گیا ہے تو بچوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اُن پر فرض کیا گیا ہے۔ بچوں کو معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ماں باپ پر فرض کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ کیا جائے تو یہ اولاد کے قتل کے مترادف ہے۔ کوئی عقل رکھنے والا انسان ظاہری طور پر تو اپنی اولاد کو قتل نہیں کرتا۔ سوائے چند سرپھروں کے یا وہ جو خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں، جن کی صرف اپنی نفسانی خواہشات ہوتی ہیں، جن کی مثالیں یہاں ملتی رہتی ہیں، جن کا ذکر وقتاً فوقتاً اخبارات میں آتا رہتا ہے کہ اپنے دوست کے ساتھ مل کر اپنے بچوں کو قتل کر دیا یا پھر ایسے واقعات غریب ممالک میں بھی ہوتے ہیں کہ ماں یا باپ نے بعض حالات سے تنگ آ کر بچوں سمیت اپنے آپ کو جلا لیا تو وہ ایک انتہائی مایوسی کی کیفیت ہے اور جنونی حالت ہے لیکن عام طور پر اس طرح نہیں ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا اس آیت کے مختلف معنے ہیں، قتل کے مختلف معنے ہیں۔ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اپنی اولاد کی اگر صحیح تربیت نہیں کر رہے، اُن کی تعلیم پر توجہ نہیں ہے تو یہ بھی اُن کا قتل کرنا ہے۔ بعض لوگ اپنے کاروبار کی مصروفیت کی وجہ سے اپنے بچوں پر توجہ نہیں دیتے، اُنہیں بھول جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچے بگڑ رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ شکایات اب جماعت میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مائیں شکایت کرتی ہیں کہ باپ باہر رہنے کی وجہ سے، کاموں میں مشغول رہنے کی وجہ سے، گھر پر نہ ہونے کی وجہ سے بچوں پر توجہ نہیں دیتے اور بچے بگڑتے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر جب بچے teenage میں آتے ہیں، جوانی میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں تو اُنہیں باپ کی توجہ اور دوستی کی ضرورت ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ اس طرف توجہ دلا چکا ہوں، ورنہ باہر کے ماحول میں وہ غلط قسم کی باتیں سیکھ کر آتے ہیں اور یہ بچوں کا اخلاقی قتل ہے۔ باپ بیشک سو تاویلیں پیش کرے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں بچوں کے لئے ہی کر رہے ہیں لیکن اُس کمائی کا کیا فائدہ، اُس دولت کا کیا فائدہ جو بچوں کی تربیت خراب کر رہی ہے۔ اور پھر اگر یہ دولت چھوڑ بھی جائیں تو پھر کیا پتہ یہ بچے اُسے سنبھال بھی سکیں گے یا نہیں۔ دولت بھی ختم ہو جائے گی اور بچے بھی۔ پھر اس کی ایک صورت یہ بھی ہے اور یہ مغربی ممالک میں بھی پھیل رہی ہے، ہماری جماعت میں بھی کہ مائیں بھی کاموں پر چلی جاتی ہیں یا گھروں پر پوری توجہ نہیں دیتیں۔ کسی نہ کسی بہانے سے اِدھر اُدھر پھر رہی ہوتی ہیں۔ عموماً کام ہی ہو رہے ہوتے ہیں کہ نوکریاں کر رہی ہوتی ہیں۔ بچے سکولوں سے گھر آتے ہیں تو اُنہیں سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ماؤں کا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ گھر کے اخراجات کے لئے کمائی کرتی ہیں لیکن بہت ساری تعداد میں ایسی بھی ہیں جو اپنے اخراجات کے لئے یہ کمائی کر رہی ہوتی ہیں۔ اور جب تھکی ہوئی کام سے آتی ہیں تو بچوں پر توجہ نہیں دیتیں۔ یوں بچے بعض دفعہ عدمِ توجہ کی وجہ سے، احساسِ کمتری کی وجہ سے ختم ہو رہے ہوتے ہیں۔ بیشک ایسی بیویاں اور مائیں بھی ہیں جن کے بارے میں اطلاعات ملتی رہتی ہیں جن کے خاوند نکمّے ہیں اور خاوندوں کے نکمّے پن کی وجہ سے مجبور ہوتی ہیں کہ کام کریں۔ پس ایسے خاوندوں کو اور ایسے باپوں کو بھی خوفِ خدا کرنا چاہئے کہ وہ اپنے نکمے پن کی وجہ سے اپنی اولاد کے قتل کا موجب نہ بنیں۔ پھر خاوند اگر اپنی بیویوں کا مناسب خیال نہیں رکھ رہے تو یہ بھی ایک قتل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک بڑی اچھی مثال دی ہے۔ فرمایا کہ حمل کے دوران اگر عورت کی خوراک کا خیال نہیں رکھا جا رہا اور اولاد بھی کمزور ہو رہی ہے تو یہ بھی اولاد کا قتل ہے۔ پھر اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ غربت کے خوف سے فیملی پلاننگ کرنا، یا بچوں کی پیدائش کو روکنا۔ بچوں کی پیدائش کو صرف ماں کی صحت کی وجہ سے روکنا جائز ہے۔ یا بعض دفعہ ڈاکٹر بچے کی حالت کی وجہ سے یہ مشورہ دیتے ہیں اور مجبور کرتے ہیں اور بچہ ضائع کرنے کو کہتے ہیں کیونکہ ماں کی صحت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ اس لئے بچے کو ضائع کرانا اُس صورت میں جائز ہے لیکن غربت کی وجہ سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ (بنی اسرائیل:32) ہم اُنہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (بنی اسرائیل:32) کہ یہ قتل بہت بڑا جرم ہے۔

پس سچے مسلمان جو ہیں، پکے مسلمان جو ہیں وہ کبھی ایسی حرکتیں نہیں کرتے۔ کبیرہ گناہ کی بات نہیں بلکہ وہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچتے ہیں۔ پس ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ اُن کو وقت دیں۔ اُن کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ اُن کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنے گھروں میں ایسے ماحول پیدا کریں کہ بچوں کی نیک تربیت ہو رہی ہو۔ بچے معاشرے کا ایک اچھا حصہ بن کر ملک و قوم کی ترقی میں حصہ لینے والے بن سکیں۔ اُن کی بہترین پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری بہر حال والدین پر ہے۔ پس والدین کو اپنی ترجیحات کے بجائے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ باپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچوں کی تربیت کا کام صرف عورتوں کا ہے اور نہ مائیں صرف باپوں پر یہ ذمہ داری ڈال سکتی ہیں۔

یہ دونوں کا کام ہے اور بچے اُن لوگوں کے ہی صحیح پرورش پاتے ہیں جن کی پرورش میں ماں اور باپ دونوں کا حصہ ہو، دونوں اہم کردار ادا کر رہے ہوں۔ یہاں ان ملکوں میں دیکھ لیں، طلاقوں کی وجہ سے سنگل پیرنٹس (Single Parents) بچے کافی تعداد میں ہوتے ہیں اور وہ برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔ جن سکولوں میں یہ پڑھ رہے ہوتے ہیں اُن سکولوں کی انتظامیہ بھی تنگ آئی ہوتی ہے۔ اُن سکولوں کے اردگرد کے ماحول میں پولیس بھی تنگ آئی ہوتی ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں میں اس قسم کے بچے ہی شامل ہوتے ہیں جو شروع سے ہی خراب ہو رہے ہوتے ہیں، جن کو ماں باپ کی صحیح توجہ نہیں مل رہی ہوتی۔ یہاں مَیں یہ قابلِ فکر بات بھی اس ضمن میں کہنا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں بھی طلاقوں کا رجحان بہت زیادہ بڑھ رہا ہے۔ اس لئے بچے بھی برباد ہو رہے ہیں۔ بعض دفعہ شروع میں طلاقیں ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ بچوں کی پیدائش کے کئی سال بعد، تو ماں اور باپ دونوں کو اپنی اَناؤں اور ترجیحات کے بجائے بچوں کی خاطر قربانی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ تین (احکامات) بیان ہوئے ہیں، باقی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان کروں گا۔ ❁❁❁

یہودی کی عیادت

ایک یہودی کا لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہؐ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس نے اجازت دے دی چنانچہ لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہؐ وہاں سے نکلے تو بہت خوش تھے اور فرماتے تھے الحمد للہ خدا نے اس لڑکے کو آگ سے نجات بخشی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی حدیث نمبر 1268)

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING
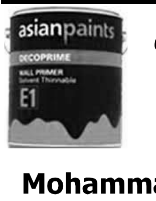

ماربل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ وغیرہ کیلئے محمد شیر علی سے رابطہ کریں۔
Please contact for quality construction works
Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386
MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

☆......Mörfelden-Walldorf میں حضور انور کی آمد اور والہانہ استقبال ☆......بعض مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب ☆......انفرادی و فیملی ملاقاتیں

☆......مسجد بیت السبحان Mörfelden-Walldorf کے سنگ بنیاد کی تقریب۔

...میں حضور انور کا شکر گزار ہوں کہ حضور ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں' (Mörfelden شہر کے میئر کا ایڈریس)

اس قوم کی خوبی ہے کہ انہوں نے ان محروموں کو جن کو اپنے ملک میں اپنی مساجد میں نمازیں پڑھنے سے روکا گیا تھا یہاں مسجدیں بنانے کی اجازت دی ہے، اپنے مذہب کے اظہار کی اجازت دی ہے۔ اس بات پر ہمیں ان لوگوں کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے۔ (مسجد بیت السبحان کے سنگ بنیاد کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: چہارم

(رپورٹ مرتبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

24 جون بروز سوموار 2013ء (حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط، دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق 40 فیملیز کے 118 افراد اور 31 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی جماعتوں Hanau, Lahr, Rüsselsheim, Mannheim, Oberursel, Iserlohn, Darmstadt, Waiblingen, Göppingen, Griesheim, Bochum, Bocholt, Heidelberg, Fulda, Marburg سے آئی تھیں۔

ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے مسائل، مشکلات اور تکالیف پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعائیں لیں اور بعض دوسری تکالیف اور مسائل میں گھرے لوگوں نے اپنی پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ والدین نے اپنے بچوں کے رشتوں کے بارہ میں رہنمائی حاصل کی۔ غرض ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پا کر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق Mörfelden-Walldorf شہر میں ''مسجد بیت السبحان'' کے سنگ بنیاد اور Flörsheim شہر میں ''مسجد بیت العطاء'' کے افتتاح کی تقاریب تھیں۔

نماز جنازہ

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ان تقاریب کے لئے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نماز جنازہ حاضر اور دس نماز جنازہ غائب پڑھائے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں مرحومین کے عزیزوں سے اظہار تعزیت فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔

نماز جنازہ حاضر

1۔ **مکرم اسلم ایاز صاحب (ولد مولا بخش صاحب آف باندھی)**۔ مرحوم نے 21 جون 2013ء کو بقضاء الٰہی وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم باندھی ضلع نوابشاہ کے رہنے والے تھے۔ بہت کم عمری میں وصیّت کے بابرکت نظام میں شامل ہو گئے تھے۔ مرحوم کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ ایک لمبا عرصہ باندھی کے صدر جماعت بھی رہے۔

2۔ **مکرم خالد حسین صاحب (مائن ٹال۔ جرمنی)**

20 جون 2013ء بقضاء الٰہی 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو جماعتی خدمت کرنے کا بہت شوق تھا۔ 8 سال تک جلسہ سالانہ پر ضیافت کے شعبہ میں اور پچھلے 10 سال سے ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بے انتہا شوق تھا۔ ناصر باغ میں مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ بھی آپ کو غیر معمولی خدمت کا موقع ملا۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب (سمبڑیال۔ سیالکوٹ)

12 جون 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم عبدالوہاب حجازی صاحب ایک خواب کے نتیجہ میں احمدی ہوئے تھے جس کے بعد آپ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ 1974ء میں گوجرانوالہ میں آپ کا گھر بار جلا دیا گیا اور سوشل بائیکاٹ بھی ہوا لیکن ان تمام حالات کو بڑے صبر سے برداشت کیا اور ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ آپ نے قائد علاقہ خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ، نائب ناظم انصار اللہ ضلع کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل نائب امیر اول و مشنری انچارج گیمبیا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بھڈال۔ سیالکوٹ)

12 مئی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے مکرم وقاص احمد گوندل صاحب کو وقف کیا جو آجکل جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

3۔ **مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی (ڈسکہ کلاں)**

یکم جون 2013ء کو تقریباً 81 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پیشے کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 7 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل پاکستان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

4۔ مکرم طیب علی خادم صاحب (سابق معلم وقف جدید۔ نگرپارکر سندھ)

25 مئی 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو 1964ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے جس کی وجہ سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے 23 سال خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 7 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

5۔ **مکرمہ امینہ فرحت خان صاحبہ آف ہالینڈ (اہلیہ مکرم عبدالرحمان خان صاحب سابق مبلغ انچارج امریکہ)**

4 مئی 2013ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کی پوتی اور حضرت سردار کرم داد خان صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ علاوہ ازیں حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ آپکی والدہ کی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ کو اپنے حلقہ میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم ھبۃ النور فرحان صاحب امیر جماعت ہالینڈ کی ساس تھیں۔

6۔ **مکرم محمد ابراہیم صاحب باورچی (جرمنی)**

9 جون 2013ء کو 85 کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں اللہ دتہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم علم الدین صاحب شہید کے بیٹے تھے۔ آپ بڑے اچھے باورچی تھے اور آپ کو مختلف مواقع پر چار خلفاء کے لئے کھانا تیار کرنے کی سعادت ملی۔ اسی طرح خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض گھروں میں بھی کھانا پکانے کی خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب (مبلغ سلسلہ بلاد عربیہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔

7۔ **مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ (بنت مکرم میاں علم دین صاحب شہید۔ ربوہ)**

26 مئی 2013ء کو پاکستان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں اللہ دتہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی تھیں۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر مصباح میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے سینکڑوں کی تعداد میں بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرحومہ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں۔ آپ مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب مبلغ سلسلہ (بلاد عربیہ) کی چھوٹی بہن تھیں۔

8۔ **مکرم سردار ناصر الدین سامی صاحب (ابن مکرم**

سردار مصباح الدین سامی صاحب۔ ربوہ)

17 مارچ 2013ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نہایت دیندار، مہمان نواز خادم سلسلہ تھے۔ آپ مری میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ کو اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت کا بھی موقع ملا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ اپنے آبائی گھر چنیوٹ میں شفٹ ہو گئے اور بعد ازاں 2012ء میں ربوہ منتقل ہو گئے۔

9۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (مظفر گڑھ)

3 مارچ 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مخلص، فدائی اور جماعت کے فعّال رکن تھے۔ آپ نے بحیثیت قائد مجلس، زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری مال لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ فرقان بٹالین میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ 1974ء کے ہنگاموں کے دوران آپ کو بہت مارا پیٹا گیا اور آپ کی دکان بھی لوٹ لی گئی۔ آپ نے ان حالات کا بڑے صبر کے ساتھ مقابلہ کیا۔ مرحوم موصی تھے۔

10۔ مکرمہ عائشہ صدیقی صاحبہ (بیلجیم)

25 مئی 2013 کو ایک طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1977ء میں جب لجنہ اماء اللہ بیلجیم کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو اس کی پہلی صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ مکرم صفدر علی خان صاحب (آف کراچی) کی بیٹی اور مکرم ناصر جاوید خان صاحب (لندن) کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

Mörfelden-Walldorf میں حضور انور کی آمد اور والہانہ استقبال

بعد ازاں چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر پر روانگی کے لئے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ Walldorf شہر کے لئے روانہ ہوا۔ فرینکفرٹ سے Walldorf شہر کا فاصلہ 32 کلومیٹر ہے۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Walldorf شہر تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، جوان، بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کے لئے آج کا دن کسی عید سے کم نہ تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

لوکل امیر جماعت مکرم اکرم خان صاحب، ریجنل مبلغ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب اور نیشنل سیکرٹری جائداد مکرم فیضان احمد خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر Mörfelden شہر کے میئر Heinz Peter Becker نے جو اپنے بعض ممبران کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

مسجد بیت السبحان Mörfelden-Walldorf کے سنگ بنیاد کی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردوں کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لقمان ثاقب صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم محمد علی شاہد صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ محمود احمد خان صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ Mörfelden شہر ضلع کے انتظام کے لحاظ سے Groß-Gerau کا حصّہ ہے اور اس شہر کی آبادی سو((100 مختلف اقوام کے 35 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ اس شہر کے اکثر باشندوں کے ناموں میں فرانسیسی ناموں کا اثر پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر کے ایک حصّہ کی بنیاد کچھ فرانسیسی عیسائیوں نے رکھی جو فرانس میں اپنے مذہب کی وجہ سے ظلم و ستم کا نشانہ بنے اور بالآخر وہاں سے ہجرت کر کے جرمنی کے اس شہر میں آکر پناہ لی۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس شہر کی بنیاد شروع سے ہی مذہبی آزادی پر ہے اور دور حاضر میں بھی اس شہر میں مذہبی رواداری کے مختلف نظّارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس شہر میں ایک ترکی مسجد بھی موجود ہے۔

تعلیمی میدان میں بھی اس شہر کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس شہر کے ایک سکول کو جرمنی کے صوبہ Hessen کا ثقافتی سکول کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں چائنیز اور اردو جیسی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔

احمدی احباب اس شہر میں 1970ء سے موجود ہیں۔ آہستہ آہستہ احمدی احباب کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر میں جماعت کی تعداد چھ صد افراد پر مشتمل ہے۔

اس موجودہ قطعہ زمین کا رقبہ 1586 مربع میٹر ہے جو دو مئی 2012ء کو پانچ لاکھ یورو کی قیمت پر خریدا گیا۔ یہاں مسجد کا جو مینار تعمیر ہوگا اس کی اونچائی 16 میٹر ہوگی اور مسجد کے گنبد کا قطر نو (9) میٹر ہوگا۔ اس مسجد کا مینار جرمنی میں اب تک تعمیر ہونے والی مساجد کے میناروں میں سے سب سے اونچا مینارہ ہے۔

اسی طرح مسجد کی تعمیر میں مرد و خواتین کے ہالز کے علاوہ بعض دفاتر اور دیگر مختلف حصّے بھی ہوں گے۔

Mörfelden شہر کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد Mörfelden شہر کے میئر Heinz Peter Becker نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا کہ میں اپنے تمام ممبران اور اپنے شہر کے لوگوں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمارے اس شہر میں 115 اقوام کے لوگ آباد ہیں اور سب آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ ہمارے ہاں آپس میں مخالفت نہیں ہے اور کوئی بڑا تضاد نہیں ہے۔ ہم مل کر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ میں حضور انور کا شکر گزار ہوں کہ حضور ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں اور میں جماعت احمدیہ کے افراد کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ ہمارے اس شہر، ہمارے معاشرہ اور سوسائٹی کی ترقی میں اپنا حصّہ ڈالتے ہیں اور شہر کی ترقی کے لئے کام کرتے ہیں۔

میئر نے کہا: اب یہاں کے سکولوں میں بچوں کو اسلامی تعلیم دی جائے گی۔ یہ بھی Integration کی طرف ایک قدم ہے۔

میئر نے کہا کہ آپ گزشتہ دس سال سے کوشش کر رہے تھے کہ یہاں مسجد بنائی جائے اس پر تمام پارٹیز نے، اداروں نے آپ کے حق میں کوشش کی اور آپ کو اجازت مل گئی۔ اب ہماری خواہش ہے کہ اس پر جلدی کام شروع ہو کیونکہ ہم سب متفق ہیں اور اسی طرح کی عمارت بنے جیسی آپ چاہتے ہیں۔ میں آخر پر آپ کے لئے اللہ کے فضل کی دعا کرتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ہم سب آپ کی مدد کے لئے تیار ہیں۔

بعد ازاں چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے خطاب فرمایا:

مسجد بیت السبحان کے سنگِ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ کہ آج یہاں مورفلڈن جماعت کو بھی مسجد بنانے کی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں جماعت کا تعارف پہلے سے بڑھ کر پھیلے گا۔ لیکن آج مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ مسجد بننے کے بعد افتتاح کے موقع پر جماعت کا تعارف نہیں بلکہ بہت سارے مقامی جرمن یہاں آئے ہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں افرادِ جماعت کا، مقامی لوگوں کا آپس میں ایک اچھا پیار کا تعلق ہے۔ اور یہ چیز ہے جو مختلف مذاہب میں پائی جائے تو آپس میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہوتی ہے اور معاشرے کا امن و سکون قائم ہوتا ہے۔

۞... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں، جو ترجمہ میں نے سنا، اس میں یہ کہا کہ یہاں بعض مذہبی وجوہات کی بنا پر protestants آئے تھے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے افراد کا یہاں آنا بھی مذہبی وجوہات کی بنا پر تھا۔ جرمنی میں پاکستان سے ہجرت کر کے افرادِ جماعت آئے اور جرمن قوم نے جس طرح انہیں اپنے اندر جذب کیا اور جس طرح احمدی چھوٹے اور بڑے شہر میں جذب ہوئے اور اس شہر میں بھی جماعت احمدیہ کے افراد اسی وجہ سے آئے کہ پاکستان میں مذہبی طور پر ان کی آزادی کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور مجبوراً ان کو اپنے ملک سے نکلنا پڑا جو ان کی پیدائش کا ملک تھا۔

۞... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

لیکن جو پہلے لوگ یہاں آئے تھے انکو یہاں آئے ہوئے ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے اور اب انکی نسلیں جرمن معاشرہ میں پل بڑھ کر، یہاں سکولوں میں تعلیم حاصل کر کے، اس سوسائٹی میں رہ کر، گو مذہبی طور پر مسلمان ہیں لیکن قومی لحاظ سے وہ جرمن ہو چکے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ رنگوں اور فیچرز کا فرق ہو لیکن بعض دفعہ میں یہاں کے احمدی نوجوانوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہی لگتا ہے کہ یہ جرمن قوم کا ایک حصہ بن چکے ہیں۔ اور ہر باہر سے آنے والے کی یہی خوبی ہے کہ اگر وہ

STUDY IN GERMANY

www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you:

Session-February -2014
Admissions Open

1. Quick Package for Universities in Germany
Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate(12th Class), Bachelors & Masters Students in all field
No need to learn German language in India
(Starting installment only 2000Euros from India)
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
Time duration for the whole process/embassy appearance: around 4 to 6 months

2. Direct Package at FH Aachen University in Germany
ENGINEERING & BUSINESS PROGRAMS
From foundation year till Masters **ALL STUDY IN ENGLISH LANGUAGE**
basic requirement 10th Class/12th Class/O-level/A-level
NO BANK ACCOUNT NEEDED FOR VISA
First year + accommodation (17,000Euros total) + Bachelors & Masters is almost free, 85 Euros per mont
FEE PAYABLE DIRECTLY TO FH AACHEN UNIVERSITY GERMANY
For further information please visit our partner university´s homepage

3. Comfort Package with ErfolgTeam: The candidates who cannot afford th above mentioned packages may also apply in comfort package, in which you have to do German language in India beforehand. In this way, save the language fee in Germany. Admission also possible in English programs.
Requirement: Students with 12th Class, Bachelors or Masters backgrounc
3 to 6 months German language in India

Consultancy + Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: +49 6150 8309820, **Fax:** +49 6150 830 9233
Mob: +49 176 56433243, +49 163 1303507
Web: www.ErfolgTeam.com **Email:** info@erfolgteam.com **Skype ID:** erfolgteam

کسی قوم میں integrate ہونا چاہتا ہے، جذب ہونا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس قوم کا حصہ بنائے، اس قوم کی خوبیاں اپنائے، اپنی خوبیاں ان کو دے اور ملک کی بہتری کے لئے جس حد تک کام ہو سکتے ہیں وہ کرے۔

❁... حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس یہ جماعت احمدیہ کا ایک خاصہ ہے کہ جہاں بھی جماعت کے افراد جاتے ہیں وہ ہمیشہ ملک کے وفادار رہتے ہیں اور ملک کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور بھرپور طور پر ملک کے مختلف طبقات میں جذب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ مذہبی طور پر وہ مختلف ہیں۔ اور یہ بھی اس قوم کی خوبی ہے کہ انہوں نے ان محروموں کو جن کو اپنے ملک میں اپنی مساجد میں نمازیں پڑھنے سے روکا گیا تھا، یہاں مسجدیں بنانے کی اجازت دی ہے، اپنے مذہب کے اظہار کی اجازت دی ہے اور یہ بہت بڑی خوبی ہے۔ اور اس بات پر ہمیں ان لوگوں کا بہت زیادہ شکرگزار ہونا چاہئے اور جتنے بھی احمدی ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں ان کو پوری وفا کے ساتھ اس ملک کی خدمت پر کمربستہ ہونا چاہئے۔

❁... حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مینارے کی بات ابھی امیر صاحب نے کی ہے، اس حوالہ سے بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیال آجاتا ہے، یہ سوال اٹھتے رہتے ہیں اس لئے میں اس کی وضاحت کردوں۔ امیر صاحب نے کہا کہ یہاں 16 میٹر کا مینارہ ہوگا جو جرمنی میں ہماری مساجد کا سب سے بڑا مینارہ ہے۔ تو مقامی لوگوں کو کسی لحاظ سے بھی کوئی reservation ہو کہ یہ اتنا اونچا مینارہ بن رہا ہے، اس مینارے کو بنانے میں جوان کو فخر ہے، وہ فخر کہیں ہمارے اس معاشرہ میں منفی اثرات پیدا نہ کرے۔ لیکن مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فخر اس بات پر نہیں ہے کہ یہ اونچا مینارہ ہے۔ یہ فخر اس بات پر ہے (اگر ہو) کہ یہ اونچا مینارہ جتنا اونچا ہوگا، اتنا ہی زیادہ اس مسجد سے، اس ماحول سے امن، پیار اور محبت کا پیغام آگے پہنچے گا۔ پہلے لوگ جو جماعت سے واقف ہیں، افرادِ جماعت سے واقف ہیں وہ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کے ساتھ مزید محبت اور پیار اور بھائی چارہ کا پیغام اس علاقہ کے لوگوں کو پہنچے گا اور مزید ان کی integration اس سوسائٹی میں ہوگی۔ نہ کہ مسجد بننے سے کوئی علیحدگی پسند گروپ بن جائے گا۔ بلکہ مسجد بننے سے اور جہاں بھی ہماری مساجد بنی ہیں سوسائٹی میں ہم مزید جذب ہوئے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد بھی ہم اس شہر کے شہریوں میں مزید جذب ہوں گے۔

❁... حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

بہرحال میئر صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، امیر صاحب نے بھی ان کی مدد کا ذکر کیا۔ ان کا میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کی کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس علاقہ کے لوگوں کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہمیں یہاں مسجد بنانے کے لئے جگہ بھی مہیا کی اور بغیر کسی اعتراض کے ہمارے نقشہ کے مطابق مسجد کی منظوری بھی دی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جزا دے۔

❁... حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

لیکن ساتھ ہی ہر احمدی کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں، یہ صرف باتیں ہی نہ ہوں۔ میں نے یہ باتیں اس امید پر کہی ہیں کہ ان باتوں کا اثر اور ان خیالات اور جذبات کا اظہار آپ سب کی طرف سے ہو رہا ہوگا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے ساتھ ہی آپ اس معاشرہ میں زیادہ جذب ہوں گے اور ابھی بھی اپنی بھرپور کوشش کریں گے کہ اسلام کا محبت، پیار اور بھائی چارہ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں۔ اگر کسی کے ذہن میں کسی بھی قسم کے تحفظات ہیں، انہیں دور کرنے کی کوشش کریں گے اور آپس میں بھی محبت پیار اور بھائی چارہ کو بڑھائیں گے تاکہ ان لوگوں کو پتہ ہو کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو جہاں آپس میں محبت اور پیار سے رہتے ہیں وہاں دوسروں کا بھی خیال رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ اس سوچ کے ساتھ اس مسجد کی تعمیر کریں۔ اور پھر اس مسجد کا نام 'مسجد سبحان' رکھا گیا ہے، اپنے دلوں کو بھی پاکیزہ کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی یاد کو پہلے سے زیادہ کرنے والے ہوں اور ہر اینٹ جو مسجد کی تعمیر کے لئے رکھی جائے آپ کو عاجزی اور انکساری میں مزید بڑھاتی جانے والی ہو۔ آپ کے ایمان میں مزید ترقی دینے والی ہو اور اللہ کرے کہ ہر روز، ہر دن اس ماحول میں اسلام کا پیغام زیادہ خوبصورتی سے پہنچانے کی آپ کو توفیق دینے والا ہو۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجے تک جاری رہا۔

❁... بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مارکی سے باہر تشریف لے آئے اور جو جگہ اس غرض سے تیار کی گئی تھی وہاں دعاؤں کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

❁...اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، آپ کے بعد شہر کے میئر Heinz Peter نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (ریجنل مبلغ سلسلہ جرمنی)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)، مکرم حسنات احمد صاحب (صدر خدام الاحمدیہ جرمنی) محترمہ امۃ الحئی صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)، مکرم محمود احمد خان صاحب (نیشنل سیکرٹری وقف نو)، مکرم سید محمد خاور صاحب (شعبہ جائداد)، مکرم محمد اکرم صاحب (لوکل امیر)، مکرم بشارت نوراللہ صاحب (ناظم علاقہ)، مکرم ندیم احمد صاحب (زونل قائد)، مکرمہ فرحت خان صاحبہ (صدر لجنہ سٹی)، مکرم منصور احمد صاحب (صدر حلقہ Mörfelden Ost)، مکرم عبد الباسط صاحب (صدر حلقہ Mörfelden West)، مکرم انس خان صاحب (صدر حلقہ Walldorf)۔

ان جماعتی عہدیداران کے علاوہ ایک واقفہ نو بچی عزیزہ Adeesha خان اور ایک واقف نو طفل عزیزم صبیح احمد Ghathool نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت ساتھ ساتھ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کی دعا کا ورد کرتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

❁... دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دوران مختلف مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آکر شرف ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور از راہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے اور مہمان شرف مصافحہ کی سعادت پاتے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران تمام بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ یہ بچے مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

❁❁❁

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

فلورس ہائیم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد اور والہانہ استقبال، مسجد بیت العطا کی افتتاحی تقریب میں شہر کے میئر، شہر کی کونسل کے صدر، ضلعی کمشنر اور صوبہ ہیسن کے سیکرٹری آف سٹیٹ کے ایڈریسز، مسجد کی تعمیر پر نیک جذبات کا اظہار اور مبارکباد۔

(افتتاحی تقریب میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے معززین اور مقامی جرمن غیر مسلم افراد کی شرکت)

اس مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے، ہر اس شخص کے لئے جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والا ہے کھلے رہیں گے۔ مسجد کا مینارہ اس بات کی نشانی ہے کہ یہ پیغام جو روشنی کا پیغام ہے، یہاں سے پھیلے گا۔ اسلام جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ محبت اور بھائی چارہ اور ہم آہنگی سے رہنے کا پیغام ہے۔

(مسجد بیت العطا کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

فلورس ہائیم سے بیت السبوح واپسی۔ تقریب آمین

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

24 جون بروز سوموار 2013ء

(حصہ دوم)

Flörsheim میں حضور انور کی آمد اور والہانہ استقبال

اب پروگرام کے مطابق یہاں سے مسجد بیت العطا کے افتتاح کے لئے Flörsheim شہر کی طرف روانگی تھی۔

یہاں سے روانہ ہونے سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور پانچ بج کر 45 منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی۔ یہاں سے Flörsheim شہر کا فاصلہ 21 کلومیٹر ہے۔ جب حضور انور کی گاڑی شہر کے اندر داخل ہوئی تو پولیس مختلف راستوں پر موجود تھی اور راستہ کلیئر کر رہی تھی۔

چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی Flörsheim تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت اور ارد گرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے اور ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

صدر جماعت Flörsheim محمد منوّر عابد صاحب، ریجنل امیر نصیر احمد عارف صاحب، ریجنل مبلغ سلسلہ طاہر احمد صاحب، سعید گیسلر صاحب نائب امیر اور شکیل احمد صاحب شعبہ جائداد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور جماعت Flörsheim کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر شہر کے میئر Mr. Michael Antenbrink اور علاقہ کے کمشنر Mr.Michael Cyiriax اور مقامی شہر کی کونسل کے صدر Mr. Odermatt اور صوبہ Hessen کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

مسجد بیت العطا کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت العطاء کے اندرونی حصّہ میں تشریف لے گئے اور مسجد کے حوالہ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ میڈیا کے نمائندے بڑی تعداد میں یہاں پہنچے ہوئے تھے اور مسلسل کوریج دے رہے تھے۔

نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی سے دریافت فرمایا کہ یہاں مسجد میں جو لوگ موجود ہیں کیا یہ سب یہاں کے رہنے والے ہیں۔ اس پر امیر صاحب نے بتایا کہ ارد گرد کی جماعتوں سے بھی احباب آئے ہوئے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار اور شرف زیارت پایا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور نے از راہ شفقت تمام بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد سے ملحقہ دفاتر، ملٹی پرپز ہال اور کچن اور رہائشی حصّہ کا معائنہ فرمایا۔

مسجد بیت العطا Flörsheim کی افتتاحی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سات بجے مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طاہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم فہیم احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ اور Flörsheim شہر کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر 1945ء سے صوبہ Hessen میں شامل ہے اور اس شہر کی بنیاد 1882ء میں پڑی۔ اس شہر کی آبادی بیس ہزار سے زائد ہے اور یہاں 1839ء سے ریلوے سٹیشن موجود ہے۔

اس شہر میں احمدی احباب 1988ء سے مقیم ہیں اور 2006ء سے مسجد بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ لیکن بعض مشکلات کا سامنا رہا۔ یہاں کے میئر صاحب نے شروع سے ہی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ہماری مدد کی ہے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ ایک دوست نے خصوصی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کا خط لکھا تو اگلے روز ہی ہمیں یہ جگہ Internet کے ذریعہ ملی۔ اس جگہ کو پہلے فروخت کر دیا گیا تھا۔ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر یہ جگہ دوبارہ خالی ہوئی۔ اور اس طرح سے جماعت نے اسے خرید لیا۔ حضور انور کی دعا سے ہی ہمیں یہ جگہ حاصل ہوئی ہے اور ایک ایسی بلڈنگ جو پہلے فروخت ہو چکی تھی ہمیں مل گئی۔ شہری انتظامیہ کے تمام شعبہ جات اور اداروں نے اس سلسلہ میں ہماری بہت مدد کی اور ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر ہم کام کرتے رہے۔ یہاں کے اخبارات اور پریس نے ہماری بہت مدد کی اور جماعت کے حق میں ان کی رپورٹوں کی وجہ سے عوام الناس میں ایک اعتماد پیدا ہوا اور اسلام کی خوبصورت تصویر ان تک پہنچی۔

اپریل 2012ء میں یہ جگہ جس کا رقبہ 1421 مربع میٹر ہے تین لاکھ اسّی ہزار یورو میں خریدا گیا۔ اس میں ایک عمارت پہلے سے تعمیر شدہ تھی جس کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔

مسجد کا ایک ہال 193 مربع میٹر اور دوسرا ہال 175 مربع میٹر پر مشتمل ہے۔ مینار کی اونچائی دس میٹر ہے اور گنبد کا قطر 3.6 میٹر ہے جو Covered Area ہے۔ اس کا رقبہ 769 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے دونوں ہالز میں 636 لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

امیر صاحب نے بتایا کہ اس مسجد کی تعمیر کا تمام خرچ جو کہ ساڑھے چھ لاکھ یورو ہے یہاں کی مقامی جماعت نے ادا کیا ہے۔ جہاں مرد احباب نے اپنے اموال کی قربانی کی وہاں خواتین نے اپنے زیورات پیش کئے۔ ایک فیملی کی 17 سال سے اولاد نہیں تھی انہوں نے اپنے اُس بچے کے نام سے بھی چندہ دیا جس کا ابھی کوئی وجود نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس فیملی کو 17 سال بعد بیٹا عطا فرمایا۔ الحمد للہ۔

اسی طرح اس مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت نے مجموعی طور پر سات ہزار گھنٹے کا وقار عمل کیا۔ بچے، بوڑھے، جوان اور خواتین سبھی نے اس خدمت میں حصّہ لیا۔

Flörsheim شہر کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے اس ایڈریس کے بعد Flörsheim شہر کے میئر Mr. Michael Antenbrink نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں حضور کو شہر کی انتظامیہ کی طرف سے آج مسجد کے افتتاح کے موقع پر دلی طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے شایان شان خدا تعالیٰ کا گھر بنایا ہے اور یہ قابل تعریف امر ہے اور آپ خوشی کے ساتھ اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ میں بہت خوش ہوں اور ہمارے شہر Flörsheim کے لئے بہت خوشی اور اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح ہمارے شہر میں آئے ہیں۔ موصوف نے کہا یہ مسجد اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ لوگ اس شہر کا حصّہ ہیں اور یہاں مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ آپ کی یہ مسجد یہاں آپ کی Integration کا موجب بھی بنے گی اور یہ ایسی جگہ ہوگی جہاں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اکٹھے ہوں گے اور آپس میں بات چیت ہوگی۔ میری خواہش ہے کہ یہ بات چیت یہاں بھی ہو۔

میئر موصوف نے کہا Flörsheim کے باشندوں میں عیسائیت کی گہری مضبوط جڑیں ہیں۔ لیکن ان کے دل دوسرے مذاہب کے لئے کھلے ہیں۔ اور سب سے خوشدلی سے ملتے ہیں اور اس مسجد کی تعمیر کے لئے انہوں نے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کیا اور نہ ہی ہمسایوں نے کسی قسم کا کوئی ردّعمل دکھایا۔ جماعت احمدیہ کو Flörsheim شہر کے لوگوں کا اعتماد حاصل تھا۔

میئر موصوف نے کہا کہ میں اس بات سے بہت متأثر ہوں کہ آپ ہمیشہ امن، مذہبی رواداری اور ملک سے وفاداری کی بات ہر جگہ کرتے ہیں۔ مَیں آج اس بات سے خوش ہوں کہ

جماعت احمدیہ اور Flörsheim شہر ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔ یہاں کی ایک اہم بات مذہبی آزادی ہے۔ مذہبی آزادی ہر لحاظ سے ہونی چاہیے۔ ہر ایک کو حق ہو کہ وہ آزادی سے اپنے مذہب پر قائم رہے۔ خدا اور بندے کے درمیان جو تعلق ہے اس کو ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ میئر نے کہا کہ ہمارے سابق صدر نے کہا تھا کہ اسلام جرمنی میں پہنچ چکا ہے اور جرمنی کا ایک حصّہ ہے۔ اب یہاں یونیورسٹی میں اسلامی تعلیم دینے کا انسٹی ٹیوٹ بنایا گیا ہے، اور اسلامک سٹڈیز پڑھانے کے لئے ٹیچرز تیار کئے جارہے ہیں۔ اور سال 2014ء میں لیکچرز شروع ہو جائیں گے۔

موصوف نے کہا کہ مسجد کی جو خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اس کا اونچا مینار اب ٹرین سے بھی نظر آئے گا اور پیدل چلنے والوں کو بھی نظر آئے گا اور لوگ اسے دیکھیں گے۔ اور یہ مسجد یہاں کے لوگوں کے کلچر کا ایک حصّہ بن جائے گی۔ میں ایک بار پھر یہاں کے لوگوں کو اور تمام جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

Flörsheim شہر کی کونسل کے صدر کا ایڈریس

اس کے بعد فلورس ہائیم شہر کی کونسل کے صدر Mr.Odermatt نے اپنے ایڈریس میں کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح، میئر اور تمام معززین! آج احمدیہ مسلم جماعت Flörsheim کے لئے بہت اچھا اور مبارک دن ہے کہ جماعت اپنی مسجد کا افتتاح کر رہی ہے۔ آپ نے ہمارے اس شہر کے دل میں (شہر کے وسط میں) بہت شاندار عمارت تعمیر کی ہے۔ آپ کی یہ عمارت اس شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرے گی۔ جہاں ہمارے مختلف چرچوں کے مینار نظر آرہے ہیں اب ایک چرچ کے قریب آپ کی مسجد کا خوبصورت مینار بھی ان میں شامل ہو گیا ہے۔ مینار کے اوپر کے حصّہ میں نیلا رنگ کیا گیا ہے۔ شہر کی انتظامیہ کو یہ نیلا رنگ بہت پسند آیا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے شہر کا رنگ ہے۔

موصوف نے کہا: بہت سے لوگ اس شہر میں ابھی جماعت کو نہیں جانتے۔ اب اس مسجد کی تعمیر سے تبدیلی آئے گی اور لوگ جماعت کے بارہ میں پوچھیں گے۔ آپ کی مسجد دیکھنے آئیں گے اس طرح اب آپ کا تعارف بہت بڑھے گا۔

موصوف نے کہا: یہ یقینی بات ہے کہ احمدی کسی بھی ظلم اور تشدّد سے کام نہیں لیتے۔ آپ اب Hessen صوبہ میں ہمارے پارٹنر بن گئے ہیں اور اب آپ بھی سکولوں میں اسلام کی تعلیم دیں گے۔ آخر پر مَیں ایک بار پھر آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے اس شہر کا کلچر، معاشرہ اچھا بنانے کی توفیق دے۔

ضلعی کمشنر کا ایڈریس

بعد ازاں کمشنر ضلع Mr.Michael Cyriax نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح اور خواتین و حضرات! مجھے اس بات کی بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آج میں آپ کے مہمان کے طور پر مسجد کے افتتاح پر موجود ہوں۔ میں خلیفۃ المسیح کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کی اتنی فعّال جماعت ہمارے شہر میں موجود ہے۔ ہم کھلے دل کے لوگ ہیں۔ ہمارے اس علاقہ میں 150 اقوام کے لوگ آباد ہیں اور سب مل جل کر رہتے ہیں، رواداری اور امن کا ماحول ہے۔ ہم اپنی عیسائیت کی بنیاد پر فخر کرتے ہیں۔ ہمارا فعّال چرچ ہے۔ آپ کی جماعت بھی اب یہاں بہت فعال اور منظّم ہے۔ میں آپ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہوں۔ جہاں ضرورت ہوگی ہم آپ کی مدد کریں گے۔

موصوف نے کہا: مَیں یقین کرتا ہوں کہ یہاں کے عیسائی عوام بھی خدا کی مدد سے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ انسان بہتری کی طرف بڑھے۔ یہ بات ہم سب میں برابر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ فلورس ہائیم کے لوگ سب مل جل کر اپنے معاشرہ کی ترقی کے لئے کوشش کریں۔ میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ ہم آپس میں محبت کا تعلق رکھیں گے۔

موصوف نے بتایا کہ ہم نے ایک ایسا درخت ڈھونڈا ہے جو بہت لمبی عمر پاتا ہے اور وہ جرمنوں میں اس بات کا نشان ہے کہ آپس میں دوستی اور محبت اور تعلق اور تعاون دیر پا ہو اور ہماری دوستی کا نشان ہو۔ پس آپ یہاں بڑھیں، پھلیں، پھولیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!

صوبہ Hessen کے سیکرٹری آف سٹیٹ کا ایڈریس

بعد ازاں صوبہ Hessen کے سیکرٹری آف سٹیٹ Dr. Rudolf Kriszeleit نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! آج مجھے بہت خوشی ہے کہ میں مسجد کے اس افتتاح کے موقع پر موجود ہوں۔ مَیں آپ کو اس موقع پر صوبائی اسمبلی کے ممبران کی طرف سے اور منسٹرز کی طرف سے مبارکباد کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ مَیں آپ کی جماعت کے پروگراموں میں یہاں شامل ہوتا ہوں۔ دسمبر 2012ء میں آپ کے جامعہ احمدیہ کے افتتاح کے موقع پر بھی میں آیا تھا۔

موصوف نے کہا: 1959ء میں آپ کی فرینکفرٹ میں مسجد نور کا افتتاح ہوا تھا۔ اُس کے افتتاح میں اس وقت سر ظفر اللہ خان صاحب بھی آئے تھے۔ اس وقت جرمنی کے لئے یہ ایک نئی بات تھی اور ایک عجیب بات تھی کہ مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ 1959ء سے اب تک کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ اب جرمنی ایک ایسا ملک بن چکا ہے کہ اس میں مسلمان بڑی تعداد میں موجود ہیں اور یہاں کے معاشرہ کا حصّہ ہیں اور جماعت احمدیہ تو یہاں کے معاشرہ کا ایک فعّال حصّہ ہے۔ مسجد کا افتتاح اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ ہمارے معاشرہ کا ایک فعّال حصّہ ہیں اور آپ اس مسجد کی تعمیر سے اس بات کی ذمّہ داری اٹھاتے ہیں کہ آپ اس صوبے کا فعّال حصّہ بننا چاہتے ہیں اور اس صوبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔

موصوف نے کہا: ہمارا یہاں کا دستور، یہاں کا آئین ہر ایک کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ اس لئے ہر ایک اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہے۔ ریاست اور مذہب دونوں مل کر اسلامی تعلیم کے بارہ میں سکولوں میں پڑھائیں گے۔ ہم نے 2009ء میں جماعت کو دعوت دی کہ وہ ہمارے ساتھ مل کر اس کا اہتمام کریں۔ جماعت نے ہمارا ساتھ دیا۔ اب جماعت ہماری پارٹنر ہے۔ اگست 2013ء میں سکولوں میں اسلامی تعلیم شروع ہو جائے گی۔

موصوف نے کہا: میں آپ کی جماعت کا نہایت احترام کرتا ہوں اور ہمارے ساتھ کام کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس بات پر بھی آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے بہت سے ایسے پروگرام رکھے ہیں جن کی وجہ سے اسلام کی اچھی تصویر عوام الناس کے سامنے آئی ہے۔ آپ کے خدام نے چیرٹی واک کی، اگلی واک میں مَیں نے ابھی سے اپنی رجسٹریشن کروا دی ہے۔ آپ نے ویزبادن میں بیمار بچوں کی تنظیم کی مدد کی۔ آپ وقار عمل کے ذریعہ ہمارے شہر، علاقہ اور معاشرہ کی مدد کرتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کی یہ مسجد ہر لحاظ سے باعث برکت ہو۔

بعد ازاں سات بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

مسجد بیت العطا کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

اس سے پہلے کہ مسجد کے افتتاح کے بارے میں کوئی بات کروں، مَیں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہر مہمان جو یہاں آیا ہے ہمارے لئے معزز ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ وہ احمدی مسلمان نہیں ہیں، ہر ایک کا مختلف مذاہب سے تعلق ہے، اکثریت کا عیسائیت سے تعلق ہے، پھر بھی ہمارے اس مذہبی فنکشن میں جو کہ مسجد کا افتتاح ہے، تشریف لائے۔ تو اس لئے مَیں سب سے پہلے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میرے لئے یہ اور بھی زیادہ حیرانگی کی بات ہوئی جب میں اس مارکی میں داخل ہوا تو عموماً جہاں بھی مساجد کے افتتاح ہوتے ہیں، آٹھ یا دس مقامی لوگ آتے ہیں اور باقی مارکی ہمارے جماعت احمدیہ کے افراد سے بھری ہوتی ہے لیکن حیرانگی مجھے اس بات پر ہوئی کہ تقریباً تمام bench، یہاں کے اُن مقامی لوگوں سے، جو احمدی نہیں تھے بھرے ہوئے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ میں کہیں غلط جگہ پر تو نہیں آ گیا۔ کسی ایسی جگہ پر آ گیا کہ جہاں کوئی مسجد کا افتتاح نہیں ہے بلکہ مقامی لوگوں کا کوئی فنکشن ہے۔ لیکن اس سے اس بات کی خوشی بھی ہوئی کہ یہ مسجد جو آج یہاں تعمیر ہوئی ہے، اس میں مقامی لوگوں کا بھی ہاتھ ہے اور ان کی دلچسپی ہے۔ اور یہی چیز ہے جو آپس کے تعلقات بہتر کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ پس اس لحاظ سے جو میرے سامنے یہاں کے مقامی جرمن بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنی مسجد تعمیر کر لی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے، ہر اس شخص کے لئے جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والا ہے کھلے رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پھر میں میئر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بڑے اچھے الفاظ میں جماعت کا بھی ذکر کیا۔ تعلقات کا بھی ذکر کیا اور اس جگہ کو مسجد میں بدلنے میں اپنی مدد جس حد تک ہو سکتی تھی، کی۔ پھر کونسل کے ممبران ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ آپ سب کا شکریہ کہ آپ سب یہاں آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ جگہ جو مارکیٹ تھی، یہاں دنیاوی ساز و سامان فروخت ہوتا تھا، کھانے پینے کی چیزیں فروخت ہوتی تھیں۔ اور لوگ یہاں آتے تھے، قیمت ادا کر کے اپنی مادی غذا یا مادی ضروریات کو پورا کرتے تھے۔ لیکن اب یہ جگہ جو مسجد میں تبدیل کر دی گئی ہے۔ یہاں بھی جو چیز بکے گی، جو چیز دی جائے گی، جو فروخت کی جائے گی اس کی قیمت کوئی نہیں ہے اور وہ روحانیت ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اور وہ ایسی چیز ہے جو آپ حاصل بھی کرتے ہیں اور بجائے قیمت ادا کرنے کے اس پر کئی گنا ثواب بھی حاصل کرتے ہیں۔ پس یہ جگہ جو مادی غذا کا سامان کرتی تھی یہ جگہ اب روحانی غذا کا سامان کرے گی۔ مادی غذا میں آپ خرچ کرتے تھے۔ روحانی غذا میں آپ بغیر خرچ کئے سب کچھ حاصل کریں گے اور نہ صرف حاصل کریں گے بلکہ مزید فوائد بھی حاصل کرتے جائیں گے۔ یہ چیز روحانی ترقی کا بھی باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت انسان کو روحانیت میں بڑھاتی ہے اور مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد یہ کردار ادا کرے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہاں مذہبی رواداری اور آزادی کا ذکر ہوا۔ میرے سے پہلے یہاں شہر کے بہت سے معززین آئے۔ میئر صاحب بھی، سیاستدان بھی، سٹی کونسل کے ممبران بھی، انہوں نے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ مذہبی آزادی اور رواداری کی باتیں کیں۔ تو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں تک مذہبی آزادی کا تعلق ہے مسجد کی تعمیر نہ صرف یہ کہ ایک حقیقی مسلمان کو مذہبی آزادی کی یاد دلاتی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی یاد دلاتی ہے کہ اگر وہ لوگ جو اسلام کے مخالف ہیں، وہ لوگ جو خدا کو نہیں مانتے، وہ لوگ جو مذہب کے خلاف ہیں، اگر ان کے حملوں کو روکا نہ گیا، اگر ان کے خلاف سخت قدم نہ اٹھایا گیا تو صرف یہی نہیں کہ تم مسجدوں کو یا اپنی عبادت کی جگہوں کو ختم کر لو گے۔ بلکہ اگر ان مخالف لوگوں کو مذہب پر حملے کرنے کی آزادی دی تو پھر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا، نہ کوئی synagogue سلامت رہے گا، نہ کوئی اور عبادتخانہ سلامت رہے گا۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جب کسی کے خلاف ہتھیار اٹھانے کا پہلا حکم دیا، وہ کسی کی ذاتی رنجش کی بنا پر نہیں تھا۔ بلکہ وہ اس لئے تھا کہ مذہب کے مخالف گروہ مذہب کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ **پس اسلام نے یہ تعلیم دی کہ تم نے صرف اپنے مذہب اسلام کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کرنی ہے۔ گویا مسجد جہاں بھی تعمیر ہوتی ہے وہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ آج اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے اردگرد کے ماحول میں چرچوں کی بھی حفاظت کریں**

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

، ان کا بھی احترام کریں، synagogues کا بھی احترام کریں، سکھوں کے جو گوردوارے ہیں ان کا بھی احترام کریں، مندر ہیں ان کا بھی احترام کریں۔ گویا کہ اسلام ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہر مذہب کے احترام کی اور اس کی عبادتگاہ کے احترام کی تعلیم دیتا ہے۔ اور یہ مسجد بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس مقصد کو پورا کرے گی اور آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں دیکھیں گے کہ احمدی جو یہاں بستے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر نہ صرف یہ کہ آپ میں integrate ہوں گے، بلکہ مذہب کی حفاظت کے لئے جب بھی ان کو بلایا جائے گا، کسی بھی مذہب کی طرف سے، وہ سب سے پہلے حاضر ہوں گے۔ پس یہ ہے تعلیم اسلام کی اور یہ تعلیم ہے جو انسانیت کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ کا تعلق اس زمانے کے اُس امام سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیحِ موعود اور مہدی موعود کر کے بھیجا۔ جو زمانے کی اصلاح کے لئے اس زمانہ میں آیا۔ جس نے ہر مذہب کے لئے یہ تعلیم دی کہ وہ پیار و محبت سے رہیں اور بتایا کہ میری آمد کے دو مقصد ہیں۔ ایک یہ کہ بندے کو خدا تعالیٰ سے ملاؤں، اس کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے سے جوڑوں، اس طرف توجہ دلاؤں۔ اور دوسرے یہ کہ ایک انسان کے دوسرے انسان پر جو حقوق ہیں ان کی طرف توجہ دلاؤں۔ پس یہ تعلیم ہے جس کو لے کر جماعت احمدیہ مُسلمہ آگے چلتی ہے۔ جس پر عمل بھی کرتی ہے اور جس کو پھیلاتی بھی ہے۔ پس جب یہ مقصد ہو کہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے ہیں۔ اور ہماری یہ تعلیم اور یہ نظریہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پسند ہے اور سب سے بڑھ کر انسان جو اشرف المخلوقات ہے، وہ اس کو پسند ہے۔ اس لئے ہر انسان کو حکم ہے کہ دوسرے انسان کی عزت کرو اور اسکا احترام کرو۔ ہمارے بانی جماعت احمدیہ نے اسلام کی حقیقی تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے، اس کی روشنی میں یہ بتایا کہ تم نے ہر مذہب والے کی عزت و احترام کرنا ہے۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں مذہب کے بارے میں کسی جبر کا حکم نہیں ہے بلکہ یہ حکم ہے کہ یہ تعلیم آ گئی، جو چاہے اس کو تسلیم کرے، جو چاہے نہ کرے۔ ہر ایک کو مذہب کی آزادی ہے۔ پس یہ وہ تعلیم ہے جس کو لے کر جماعت احمدیہ آگے بڑھتی ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جس سے آپس کے تعلقات بھی قائم ہوتے ہیں، رواداری بھی قائم ہوتی ہے، مذہبی آزادی بھی قائم ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ جرمنی بھی اکثر مغربی ممالک کی طرح ان ملکوں میں ہے جنہوں نے اس بنیاد پر کہ جماعت احمدیہ کو بعض ممالک میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا، ان کے افراد کو اپنے ملک میں جگہ دی جو کہ اب اس حد تک آپ میں integrate ہو چکے ہیں، مل جل گئے ہیں کہ خود آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ لوگ بہت زیادہ ہمارے اندر جذب ہو کر ہماری سوسائٹی کا ایک حصہ بن گئے ہیں۔ اور یہی خوبی ہے جو ایک اچھے انسان میں ہونی چاہئے۔ اور یہی خوبی ہے جو ایک اچھا مذہب پیش کرتا ہے۔ پس یہ محبت ہے، یہ رواداری ہے، یہ بھائی چارہ ہے، جس کا پیغام ہم ہر جگہ دیتے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کے بعد، مسجد کے قیام کے بعد یہ پیغام اور بھی زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ اور مسجد کا مینارہ اس بات کی نشانی ہے کہ یہ پیغام جو روشنی کا پیغام ہے، جو اندھیروں کو دور کرنے کا پیغام ہے یہاں سے پھیلے گا، نہ کہ کسی قسم کا فساد اور جھگڑے اور فتنے کا پیغام۔ پس جو لوگ جماعت احمدیہ سے زیادہ واقف نہیں، ان کے علم کے لئے یہ چند باتیں مَیں نے کہیں تا کہ ان کو پتہ لگے کہ اسلام جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ کس قدر محبت اور بھائی چارہ اور ہم آہنگی سے رہنے کا پیغام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہاں ہمارے ایک معزز مہمان نے ذکر کیا کہ مسجد کے لئے کوئی تحفہ بھی لے کر آئے تھے جو اپنی گاڑی میں چھوڑ آئے۔ لیکن جو محبت اور پیار کے جذبات کا اظہار انہوں نے بھی اور باقی مہمانوں نے بھی کیا وہ سب تحفوں سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ یہ محبت اور پیار کا تحفہ ایسی جگہ رکھا جاتا ہے جو کہیں چھوڑا نہیں جا سکتا۔ جہاں انسان جائے گا وہ ساتھ لے کر جائے گا اور وہ جگہ دل ہے۔ جب یہ تحفہ آپ دل میں رکھتے ہیں اور اس تحفہ کو لے کر آگے بڑھتے ہیں اور زبان سے اس کو پیش کر دیتے ہیں، جو سب تحفوں سے بڑھ کر ہے، جو انسانیت کی قدریں قائم کرنے والا ہے۔ پس مادی تحفے اپنی جگہ لیکن میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سب سے بڑا تحفہ ہمارے لئے وہ ہے جو انہوں نے اس مسجد کے لئے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ پس اس لحاظ سے ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پھر بات ہوئی کہ یہاں ایک درخت ہے جو سینکڑوں سال رہتا ہے اور لمبی زندگی والا ہے اور وہ اس بات کا اظہار ہے کہ آپس کے تعلقات اور محبت تا دیر قائم رہیں۔ اس بارے میں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ جماعت احمدیہ درخت لگانے کی مہم میں دنیا میں ہر جگہ بہت آگے ہے۔ جماعت احمدیہ جب بھی کوئی درخت لگاتی ہے تو ہمارے درخت اس نیت سے لگائے جاتے ہیں کہ ان درختوں کو سوکھنے نہیں دینا اور محبت اور پیار کی نشانی کے طور پر یہ درخت لگائے جاتے ہیں، جنہوں نے قیامت تک قائم رہنا ہے۔ اور یہی محبت اور پیار کا پیغام اور محبت اور پیار سے بڑھا ہوا ہاتھ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک احمدی پھیلاتے چلے جائیں گے، دنیا کو دیتے چلے جائیں گے۔ پس اس لحاظ سے یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے محبت اور پیار کے درخت ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایک بات اور یہاں کہی گئی کہ اب جماعت کو یہاں رجسٹریشن کے بعد وہ سٹیٹس (Status) مل گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو مسجد کے نام پر ٹیکس بھی لے سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جماعت ہے جس کے ممبران کو ٹیکس کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا بلکہ وہ اپنی خوشی سے اموال پیش کرتے ہیں۔ میرے پاس ایسی کئی مثالیں ہیں کہ خواتین اپنے زیور مسجد کے لئے پیش کر دیتی ہیں۔ آپ میں سے خواتین جو یہاں بیٹھی ہوئی ہیں، یقیناً جانتی ہوں گی کہ عورتوں کو زیور بہت پسند ہیں اور خاص طور پر سونے کے زیور اور مہنگے ہیرے اور جواہرات جو ہیں، بہت پسند ہیں۔ لیکن احمدی عورتیں اپنے زیور لے کر میرے پاس آئیں کہ وہ یہ زیور مسجد کے لئے چندہ کے طور پر دینا چاہتی ہیں تا کہ مسجد تعمیر ہو۔ اور میرے کہنے کے باوجود کہ یہ سب کچھ جو تم لے آئی ہو اس میں سے تھوڑا سا مسجد کے لئے دے دو باقی اپنے پاس رکھو، تمہاری اپنی ضروریات ہیں۔ تو انہوں نے روتے ہوئے یہ درخواست کی کہ یہ زیور ہمارے کسی کام کے نہیں ہیں۔ ہماری خواہش تب پوری ہوگی، ہمیں چین اور سکون تب آئے گا جب یہ آپ مسجد کے لئے خرچ کر لیں گے۔ تو اسی طرح کئی نوجوان ہیں، لاکھوں یورو لے کر آ جاتے ہیں کہ ہم مسجد کی تعمیر پر خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ روح ہے جماعت احمدیہ کے ممبران کی۔ اس لئے ہمیں یہاں کوئی فکر نہیں کہ ہم ٹیکس لیں یا نہ لیں بلکہ ہم حکومت سے بھی کچھ نہیں لیتے اور جو کچھ ہے اپنے طور پر خرچ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹیلی ویژن چینل بھی چلاتی ہے۔ اور جب میں یہ دنیا کے لوگوں کو بتاتا ہوں کہ جماعت کا ٹیلی ویژن چینل ایسا ہے جو چار پانچ سیٹلائٹس سے پوری دنیا کو نشریات پہنچا رہا ہے اور یہ چینل سات آٹھ زبانوں میں چلتا ہے۔ اور خوبی اس کی یہ ہے کہ یہ مذہبی چینل ہے جو کسی مذہب کے خلاف بات نہیں کرتا بلکہ جو حسن ہے مذہب کا، اسلام کا وہ دنیا کو بتاتا ہے۔ دوسرے اپنے لوگوں کی تربیت کے لئے جس حد تک کوشش ہوتی ہے اس میں ایسے پروگرام شامل کئے جاتے ہیں کہ تربیت ہو۔ اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ٹیلی ویژن چینل بغیر کسی اشتہار کے چلتا ہے۔ دنیا کا کوئی ٹیلی ویژن چینل ایسا نہیں ہے جو ساری دنیا کو cover کرتا ہو اور بغیر اشتہار کے چلتا ہو۔ ہمارا چینل ایسا ہے کہ جو بغیر اشتہار کے ساری دنیا کو پیار اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ پس یہ خوبی ہے جماعت احمدیہ کے ٹیلی ویژن چینل کی اور یہ خوبی ہے جماعت احمدیہ کے مزاج کی کہ ہم نے جو کچھ کرنا ہے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنا ہے اور اس کے لئے قربانی دینی ہے اور اس قربانی کو اپنے اوپر بوجھ نہیں سمجھنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس جماعت احمدیہ کی یہ خوبیاں ہیں اور میں جماعت احمدیہ کے ان ممبران سے جو یہاں رہتے ہیں، اُن سے میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان خوبیوں کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے اور آپ لوگ جو یہاں شامل ہوئے ہیں، انشاء اللہ دیکھیں گے کہ یہ مسجد جو بیت العطا کے نام سے موسوم کی گئی ہے، یہاں آنے والے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عطا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں مہیا کی ہے۔ اور یہاں جیسا کہ میں نے کہا کہ روحانیت کو حاصل کرنے کے لئے لوگ آئیں گے اور جب روحانیت حاصل ہو جائے، جب اللہ تعالیٰ کی رضا مدّنظر ہو تو پھر دنیاوی خواہشات نہیں رہتیں بلکہ دوستی اور دوسرے انسان کا حق ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بن جاتا ہے۔ پس ہماری جو آپ سے محبت ہے، ہماری جو آپ کے لئے خدمت ہے، جو بھی کبھی خدمت کا موقع ملے وہ اس لئے ہوگا کہ ہم وہ انسان بننا چاہتے ہیں جیسا انسان اس کائنات کو پیدا کرنے والے خدا نے بنانے کے لئے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ، جیسا کہ میں نے کہا کہ ان احمدیوں کے ذریعے سے آپ کو ہمیشہ یہی پیغام ملتا چلا جائے گا۔ اللہ کرے کہ یہ توقعات جو میں احمدیوں سے رکھ رہا ہوں، اس سے بڑھ کر ان کی طرف سے اس کا اظہار ہو اور آپ لوگ اس کو محسوس کریں۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور کی خدمت میں سٹی کونسل کی طرف سے گولڈن بُک پیش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنے دستخط فرمائے۔

اس کے بعد میئر اور دوسرے سرکردہ مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحائف پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ان کو کرسٹل پر بنی ہوئی مسجد کی تصویر کا تحفہ عطا فرمایا۔

بعد ازاں تمام مہمانوں اور احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیّت میں کھانا کھایا۔ کھانے کے دوران بھی مختلف مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آ کر شرف ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور از راہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے۔

یہاں کے ایک چرچ کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک کینڈل پیش کی۔ اور ساتھ اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آپ کا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ ہمارے دلوں پر گہرا اثر کرتا ہے۔ آج آپ کے اس نعرہ کو سُن کر ہی ہم یہاں آئے ہیں اور آپ کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کرتے ہیں۔

آج ''مسجد بیت العطاء'' کی اس افتتاحی تقریب میں 270 سے زائد جرمن مہمان شامل ہوئے۔

ان مہمانوں میں چار مختلف علاقوں کے میئرز، سیکرٹری آف سٹیٹ، ڈپٹی چیئر مین SPD Hessen، نیشنل پارلیمنٹ کے ایک Candidate، مختلف چرچز کے پادری اور ان کے نمائندے، پولیس کمشنرز فلورس ہائیم، چیف پولیس ویزبادن، سٹی کونسل کے ممبران، مختلف علاقوں کے کونسلرز، کیتھولک چرچ آفیسر، دیگر علاقوں کے پولیس آفیسرز، چیف آفیسر فلورس ہائیم، وکلا، شعبہ طب اور تعلیم سے تعلق رکھنے والے افراد، ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

اس افتتاحی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد میئر Flörsheim اور سیکرٹری سٹیٹ نے ایک ایک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رُسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

پودا لگایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں لوکل مجلس عاملہ فلورس ہائیم اور مسجد کے لئے وقارِ عمل کرنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس موقع پر بعض مہمانوں نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ بعد ازاں حضور انور نے سب احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بیت السبوح فرینکفرٹ واپسی

اس کے بعد آٹھ بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے واپس ''بیت السبوح فرینکفرٹ'' کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں فلورس ہائیم سے بیت السبوح فرینکفرٹ کا فاصلہ 25 کلومیٹر ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بج کر بیس (20) منٹ پر حضور انور کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پچیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

عزیزم شہروز طارق، ملک معاذ احمد، عدیل عارف، محمد صفوان احمد، ملک نورالدین احمد، سہیل احمد بٹ، خواجہ وارث احمد، مامون احمد، نداء الشّمس، محمد لبیب، مرزا عمر بیگ، عتیب احمد انجم۔

عزیزہ ماہ نور قاسم، عزیزہ ملائکہ منوّر، عزیزہ روشا منشا، طاہرہ ثاقب شیخ، عزیزہ شیریں محمد، عزیزہ آردش ملک، صالحہ مبارکہ باجوہ، مہوش سلام، الینہ عتیق، لائبہ داؤد، ماریہ شکیل احمد، ماہانا صر ملک اور عزیزہ ہالہ عزیز خالد۔

آمین کی تقریب میں حصّہ لینے والی یہ بچیاں اور بچے درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Eich Worms, Usingen, Budingen, Bensheim, Nauheim, Mörfelden, Hattersheim, Euskirchen, Berlin, Rödemark, Bad Homburg, Ellwangen, Freiberg, Stuttgart, Höchst, Neuhof, Viersen, Raunheim, Bruchsal, Stockstadt, Kaiserlei,Marburg, Viernheim.

اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے برلن سے آنے والی بچیوں نے ساڑھے پانچ صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے شمولیت کی سعادت پائی۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

بقیہ: رپورٹ دورہ کینیڈا صفحہ ۱۴

کرتا۔

❁۔ پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو جینز پہننے کی اجازت ہے۔ اجازت ہے تو ٹھیک ہے۔ اس میں کھیلا بھی جاسکتا ہے لیکن جینز اس شرط کے ساتھ پہننے کی اجازت ہے کہ اس کے اوپر قمیض گھٹنوں تک لمبی پہنو۔ T-Shirt نہ پہنو۔

❁۔ لجنہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ پروگرام اڑھائی بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لا کر ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

❁۔ آج پروگرام کے مطابق پچھلے پہر میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس تھی۔ سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے درج ذیل نمائندگان اور جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔

Levi Donley,CTV News
Bryan Weismiller, Calgary Harald, Largest news paper in Calgary.
Paul McEChran, Globl Tv News,(did video recording)
Isaac, OMNI News, (did video recording)
Lilly, CBC News(took photographs)
Ramanjit Sidhu, RED FM (did audio recording and photograpy)
Shan Ali, Express Urdu Newspaper (took photos)
Rajesh Angral, Sab Range Radio

❁۔ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور کیلگری میں امن کا پیغام لیکر آئے ہیں نیز شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ کیلگری میں رہنے والے اس پیغام پر کس طرح عمل شروع کر سکتے ہیں تا کہ وہ اپنے روزمرہ کے معمول میں آپ کے پیغام کو عملی جامہ پہنا سکیں؟

❁۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ:

میں صرف کیلگری میں امن کا پیغام لیکر نہیں آیا بلکہ میرا یہ امن کا پیغام ہمیشہ اور ہر جگہ ہوتا ہے۔ اور یہ صرف میرا ہی پیغام نہیں بلکہ ہر شخص کا پیغام ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ میں دنیا میں جہاں بھی جاتا ہوں، یہ پیغام دیتا ہوں اور سمجھاتا ہوں۔

❁۔ ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ حضور انور کا کیلگری تشریف لانے کا کوئی خاص مقصد ہے؟ آپ شہر کی میئر اور پولیس چیف کے ساتھ ملاقات بھی کر رہے ہیں۔ ان ملاقاتوں میں کن موضوعات پر بات ہوگی؟

❁۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا کہ:

جہاں بھی ہماری کمیونٹی رہتی ہے میں وہاں جاتا ہوں اور اپنی جماعتوں کو وزٹ کرتا ہوں۔ لوگوں کو ملتا ہوں ان کے حالات دیکھتا ہوں۔ یہ میرے فرائض میں بھی شامل ہے۔ جماعت کا سربراہ ہونے کے لحاظ سے یہ بات میری ذمہ داری میں شامل ہے کہ جماعت کے ممبران کا روحانی معیار بڑھے۔ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں ان کو بتاؤں، یہ وفادار شہری ہوں، قانون کی پابندی کرنے والے ہوں۔ امن کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ ہمسائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ہوں۔ یہ پیغام میں اپنے لوگوں کو دیتا ہوں۔

پھر اِن سے مل کر ان کے مسائل دیکھتا ہوں اور پھر حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں دنیا میں جہاں بھی احمدیہ کمیونٹی کے ممبران سے ملتا ہوں اور دوسرے لوگوں سے ملتا ہوں تو امن کا پیغام دیتا ہوں۔

❁۔ اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ساری دنیا میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں۔ آپ اور آپ کی جماعت ساری دنیا میں اعلیٰ انسانی اقدار کو فروغ دینے کیلئے کام کر رہی ہے۔ جہاں پر بھی ہم جاتے ہیں احمدیوں کے بارے میں اچھا ہی سنتے ہیں اور کبھی کوئی بری بات نہیں سنی۔ لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں آپ کی جماعت پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے؟

❁۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں 1974ء میں قانون بنا تھا۔ کسی پولیٹیکل حکومت کی تاریخ میں پہلی بار دنیا میں ایسا قانون بنا کہ احمدیوں کو For the purpose of law and constitution غیر مسلم قرار دیا گیا کہ ہم اسلام میں داخل نہیں ہیں۔ جب کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور ہم سچے مسلمان ہیں۔ میں اپنے آپ کو جو سمجھتا ہوں، میرا حق ہے کہ اپنے آپ کو وہی کہوں، یہ حق تو کسی سے بھی چھینا نہیں جاسکتا۔

پھر 1984ء میں ضیاء الحق نے جماعت کے خلاف بعض سخت قوانین بنائے کہ مسلمانوں جیسا نام نہیں دے سکتے، مسلمانوں جیسا اظہار نہیں کر سکتے، مثلاً محمد، احمد، ابوبکر نام نہیں رکھ سکتے، اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے، نماز ادا نہیں کر سکتے، اذان نہیں دے سکتے، اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کر سکتے۔ اگر ان میں سے کوئی کام کرو گے تو تین سال جیل کی سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا۔

ان سب وجوہات کی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی۔ کیونکہ اس قانون کی موجودگی میں وہ پاکستان میں اپنے فرائض منصبی نہیں بجا لا سکتے تھے۔ پاکستان میں جماعت کے خلاف یہ حالات پیدا کرنے اور قوانین بنانے میں بعض آرگنائزیشنز شامل تھیں اور بعض دوسرے مسلمان ممالک بھی involve تھے۔

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو یہ قوانین بنے تو اس نے دوسرے مسلمان ممالک کو ایک Free hand دیا۔ اسلام کے دشمنوں کو اور انتہا پسندوں کو جماعت کے خلاف کوئی بھی کاروائی کرنے کا ایک راستہ مہیا کیا۔ انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور اسی طرح دوسرے مسلمان ممالک کو ایک Freehand دیا کہ جو چاہو ان سے کرو۔

انڈونیشیا میں حکومت کسی حد تک مخالفین کو سپورٹ کر رہی ہے جبکہ بنگلہ دیش میں حکومت مخالفین کو سپورٹ نہیں کر رہی۔ ہمارے خلاف ہر جگہ پرسیکیوشن ہو رہی ہے۔ صرف پاکستان انڈونیشیا اور بنگلہ دیش میں ہی نہیں بلکہ اور بہت سے مسلمان ممالک میں بھی مخالفت ہو رہی ہے بلکہ مسلمان عرب ممالک میں تو احمدی اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتے۔

ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ، پولیس ہمیں بعض جگہ تحفظ نہیں دے سکتی۔

ملائشیا میں بھی انہوں نے بعض ایسے قوانین بنائے ہوئے ہیں کہ ہم وہاں آسانی سے کام نہیں کر سکتے۔ بعض پابندیاں ہیں۔ انڈونیشیا میں ایڈمنسٹریشن مولویوں کا ساتھ دیتی ہے۔ لیکن ہم ویسا کوئی ردعمل نہیں دکھاتے جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ ہم قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے کیونکہ ہم ملکی قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔

❁۔ پھر ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ جب اسلام کے نام پر تشدد ہوتا ہے تو آپ کا کام کتنا مشکل ہو جاتا ہے؟

❁۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے تشدد کے واقعات سے امن کے قیام کو نقصان تو پہنچتا ہے لیکن ہم تو لگاتار مسلسل امن کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ خواہ تشدد کے دہشت گردی کے واقعات ہوں یا نہ ہوں، ہم تو کوئی واقعہ ہوئے بغیر امن کے قیام کیلئے کام کر رہے ہیں۔

اب جب لندن میں دہشت گردی کے واقعہ میں آرمی کا ایک سپاہی قتل ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ اب ہم نے Condemn کیا ہے بلکہ ہم تو ہمیشہ سے ہی اس کی مذمت کر رہے ہیں اور امن کا پیغام دیتے ہیں اور دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ ہم صرف اسلام کے دفاع کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اسلام کی صحیح اور سچی تصویر ہمیشہ سامنے رکھتے ہیں۔

❁۔ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام کے نام پر دہشت گردی کے بہت سے واقعات ہو رہے ہیں۔ بوسٹن بمبنگ ہے اور برٹش سولجر کا قتل ہے۔ اس ضمن میں امن کے پیغام کے علاوہ اس قسم کے تشدد کو روکنے کیلئے مزید کیا کیا جاسکتا ہے؟

❁۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بعض انتہا پسند گروپس ہیں۔ جب چاہیں معاشرہ کا امن تباہ کرتے ہیں۔ بوسٹن بمبنگ ہو یا لندن میں ملٹری کے سپاہی کا قتل ہو یا کینیڈا میں ٹرین اڑانے کا پلان ہو۔ ان انتہا پسندوں، و دہشت گردوں کا یہ ایکشن غلط پیغام دیتا ہے اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ان کا یہ ایکشن اسلام کی صحیح تصویر نہیں ہے۔ اسلام کی صحیح تصویر یہ ہے کہ تم بغیر کسی وجہ کے کسی کے خلاف ہاتھ نہ اٹھاؤ، خواہ وہ تمہارا مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام کا پیغام تو یہ ہے کہ بغیر کسی وجہ سے ایک آدمی کا قتل کیا جانا تمام دنیا کا قتل ہے۔

اب اس تعلیم کے ہوتے ہوئے اسلام کس طرح یہ پیغام دے سکتا ہے کہ تم بغیر وجہ کے جس کو چاہو مار دو، جس کی چاہو زندگی لے لو۔

❁۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر فرمایا کہ ہم اسلام کا سچا پیغام، امن کا، صلح و آشتی کا، محبت اور رواداری کا اور وطن سے وفاداری کا ہر جگہ پہنچا رہے ہیں اور ہر فورم پر یہ پیغام دے رہے ہیں اور یہ پیغام قرآنِ کریم کا ہے جو ہم پہنچا رہے ہیں۔ میں نے اس بارے میں اپنے تمام لیکچرز میں قرآنِ کریم کو Quote کیا ہے اور امن کے قیام کیلئے قرآن کریم کے حوالہ سے بات کی ہے۔

❁❁❁

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

❁ ... نماز جنازہ۔ ❁ ... انفرادی ملاقاتیں ❁ ... لجنہ اماء اللہ سے ملاقات ❁ ... پریس کانفرنس۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) (قسط: پنجم)

24 مئی بروز جمعہ (حصہ سوم)

نماز جنازہ

بعدازاں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرب خان صاحب آف کیلگری کینیڈا کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** مرحومہ نے 18 مئی 2013ء کو 84 سال کی عمر میں کیلگری میں وفات پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

نماز جنازہ حاضر کے علاوہ حضور انور نے درج ذیل سات مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی پڑھائی۔

1۔ **مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان۔** مرحوم نے 13 مئی 2013ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحوم صف اول کے درویشان میں سے تھے۔ 22 سال کی عمر میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر حفاظت مرکز کے لئے خدمت کی توفیق پائی۔

2۔ **مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب آف مسی ساگا کینیڈا** ابن مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب گیمبیا۔ 16 اپریل 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحوم کی 1971ء میں نصرت جہاں سکیم کے تحت گیمبیا میں تقرری ہوئی۔ وہاں ان کو ہسپتال بنانے کی توفیق ملی۔ بڑا لمبا عرصہ محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس ہسپتال کو چلاتے رہے۔

3۔ **مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب (لیہ)** 3 مئی 2013ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری نظام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے پوتے تھے۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم محمد عارف صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں بحیثیت استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور دوسرے محمد زکریا باجوہ صاحب قائمقام پرنسپل شاہ تاج احمدیہ سکول لائبیریا ہیں۔

4۔ **مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یحییٰ سرساوی صاحب کراچی** آپ نے مسی ساگا کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پائی۔ مرحومہ مکرم یامین صاحب تاجر کتب قادیان کی بیٹی اور حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہو تھیں۔

5۔ **عزیزم سید مسرور احمد (ابن مکرم سید منصور احمد عامل۔ قادیان)** 28 اپریل 2013ء کو ایک ٹرک کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے۔ ہسپتال لے جایا گیا مگر راستہ میں ہی وفات پا گئے۔ عمر 21 سال تھی۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔

6۔ **مکرم شریف احمد صاحب آف کیلگری** (ابن مکرم امیر الدین صاحب آف نبی سر روڈ سندھ) 28 اپریل 2013ء کو پاکستان سے کینیڈا واپسی سفر کے دوران ایئرپورٹ جاتے ہوئے ایک ٹریفک حادثہ میں پاکستان میں وفات پا گئے۔

7۔ **مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ** (اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ بنگوی صاحب آف امریکہ) 17 مئی 2013ء کو امریکہ میں وفات پائی۔ عمر 78 سال تھی۔ مرحومہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی بیٹی اور مکرم کریم احمد صاحب بنگوی (صدر جماعت رچمنڈ یل) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

25 مئی 2013 بروز ہفتہ (حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں ۷۴ فیملیز کے ۲۴۵ افراد اور ۲۰ افراد نے انفرادی طور پر یعنی کل ۲۶۵ افراد نے اپنے پیارے سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ ملاقات کرنے والی فیملیز کیلگری کی جماعت کے علاوہ لائڈ منسٹر، سسکاٹون، ایڈمنٹن اور ٹورانٹو سے بڑے لمبے فاصلے طے کر کے آئی تھیں۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والی لجنہ کی ممبرات نے اپنی مقامی بنگلہ زبان میں ترانے پیش کئے۔ بہت سی خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔

اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

❁۔ لجنہ کی ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور سسکاٹون Saskatoon کی مسجد کے افتتاح کیلئے تشریف لائیں گے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا پہلے مسجد بنائیں، پھر دیکھیں گے۔

❁۔ ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور وعدہ کریں کہ مسجد سسکاٹون کے افتتاح کیلئے تشریف لائیں گے تو اس پر حضور نے فرمایا میں ایسے وعدے نہیں کرتا۔

❁۔ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ میں اپنی فیلڈ کو بدل کر Human Rights کیرئر اپنانا چاہتی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کر سکتی ہیں یہ اچھی لائن ہے۔

❁۔ سری لنکا سے کینیڈا منتقل ہونے والی ایک خاتون نے بتایا کہ ان کے کینیڈا آنے سے دو ماہ قبل ان کے میاں کا سری لنکا میں انتقال ہو گیا تھا۔ چار بچے ہیں۔ میری کوئی فیملی یہاں نہیں ہے۔ جماعت ہی میری فیملی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁۔ ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور انور کی روزانہ کی روٹین کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میں تہجد کیلئے اٹھتا ہوں۔ پھر نوافل ادا کرنے کے بعد قرآن کریم کے چند رکوع کی تلاوت کرتا ہوں۔ پھر نماز فجر کی تیاری کرتا ہوں۔ نماز کے بعد پھر قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں۔ پھر ناشتہ کرتا ہوں اور اپنے دفتر جاتا ہوں۔ جہاں میرے کاموں کا آغاز ہوتا ہے دن کے دوران مختلف دفتری امور کے علاوہ جماعتی عہدہ داروں کے ساتھ میٹنگیں اور دفتری ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ پھر نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں اور پچیس سے تیس منٹ آرام کرتا ہوں۔ پھر دوبارہ آفس میں آجاتا ہوں اور کام کرتا ہوں۔ نماز عصر سے پہلے بھی اور بعد میں بھی دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آنے والی ڈاک دیکھتا ہوں۔ اس میں مختلف ممالک کے امراء کی طرف سے ڈاک ہوتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، تحریک جدید اور قادیان وغیرہ سے آنے والی ڈاک ہوتی ہے۔ اس کے بعد عام ملاقاتوں کا سلسلہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد شام کا کھانا ہوتا ہے۔ پھر مغرب وعشاء کی نمازیں ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد اگر اُوپر ہمارے گھر میں کوئی ملنے والا ہو تو کچھ منٹ ان کے ساتھ بیٹھنے کے بعد واپس اپنے دفتر آجاتا ہوں اور دوبارہ ڈاک دیکھتا ہوں۔ جن میں خطوط، فیکس اور ای میلز شامل ہیں جو جماعتی عہدیداران اور افراد جماعت کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اس کے بعد اخبار، رسالے یا کسی اور کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں جس کے بعد سونے کیلئے چلا جاتا ہوں اور چند گھنٹے سوتا ہوں۔

❁۔ ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور انور کل طالبات کی کلاس کے دوران تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔ آج آپ کا دن کیسا رہا۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میں تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ لڑکیاں سوال نہیں کر رہی تھیں۔ لڑکوں نے سوال کئے تھے۔ پھر فرمایا کیا آپ کو عہدیداروں نے تو منع نہیں کیا تھا کہ سوال نہیں کرنے؟

اس پر اُس ممبر نے کہا کہ ہمیں کسی نے منع نہیں کیا۔ ہم ویسے ہی گھبرا جاتی ہیں۔

❁۔ ایک ممبر نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب والنٹیئر ز کی طرف سے درخواست ہے کہ دعاؤں میں یاد رکھیں اور حضور کو ہمارے کاموں میں کوئی کمی نظر آئی تو بتائیں تا کہ ہم Improve کر سکیں۔

❁۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: کمزوریوں کی طرف توجہ دلانا میرا کام ہے۔ اپنی خامیاں خود تلاش کریں۔ میں جب کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے فرض کی ادائیگی کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں جس مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں اُس مقام تک لانے کیلئے ایسا کرتا ہوں۔

❁۔ ایک بچے کے اس سوال پر کہ حضور کا پسندیدہ پھل کونسا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آم ہے۔

❁۔ ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور کا Favorite Planet کون سا ہے۔ حضور انور کے استفسار پر بچی نے عرض کیا کہ اس کا پسندیدہ Planet زمین ہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا اُسی پر تو رہتے ہیں، وہی کہنا ہے چھوٹی سی تو دنیا ہے۔

❁۔ ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ ہم بھی جماعت کیلئے بہت کام کر سکیں جس طرح حضور انور کر رہے ہیں۔

اس پر حضور نے فرمایا میری طرح تو نہیں کر سکتیں۔ دو گھنٹے بھی کر لو تو بہت ہے۔

❁۔ ایک ممبر کے اس سوال کے جواب میں کہ حضور انور کو کیلگری اور وینکوور میں کون سا شہر اچھا لگا۔ حضور انور نے فرمایا دونوں اچھے ہیں۔ ایک ممبر نے کہا کہ ملاقات کرنے کی بہت خواہش تھی اس پر حضور نے فرمایا۔ اب ملاقات تو ہو گئی ہے۔

❁۔ ایک ممبر نے عرض کیا کہ وہ اپنے بچے کو قرآن کریم حفظ کروانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے درخواست کی کہ کیا ان کی جماعت میں بھی حفظ کروانے کا انتظام کروایا جا سکتا ہے اور یہ بتایا کہ ابھی وہ گھر پر ہی حفظ کروا رہی ہیں۔

❁۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جماعتوں کا کام ہے۔ گھر پر بھی حفظ کروایا جا سکتا ہے۔ لندن میں بھی ہفتہ میں ایک دو دن کلاس لگا کر بچوں کو قرآن کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔

❁۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات سے ارشاد فرمایا کہ وہ کھڑی ہوں۔ ان کے کھڑے ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

کیا آپ کا کوئی یونیفارم ہے؟

اسکارف لینے سے تو کوئی منع نہیں کرتا؟

❁۔ اس پر بچیوں نے عرض کیا کہ ہمیں کوئی منع نہیں

باقی صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

وصـــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6930میں مبارک احمد ولد حاجی منظور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر50 سال پیدائشی احمدی ساکن Labelet Nap 15-17 Kolonos, 10444, Greece بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.6.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 850 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اسلم العبد: مبارک احمد گواہ: عطاء النصیر

مسل نمبر:6931میں وسیمہ صدیق زوجہ مبارک احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر36 سال پیدائشی احمدی ساکن Labelet Nap 15-17 Kolonos, 10444, Greece بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 16.6.2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کی چوڑیاں 103 گرام 1077.71 یورو۔ چوڑیاں 48 گرام 485.17 یورو، ہار 29 گرام 282.35 یورو، ڈائمنڈ جی این جی 20 گرام 457.33 سونے کی دوسری اشیاء 110 گرام 1193.04 یورو کل میزان 3495 یورو۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 100 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد الامۃ: وسیمہ صدیق گواہ: عطاء النصیر

مسل نمبر:6932میں ثاقب عمر ڈار ولد مسعود احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ تاجر عمر33 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 جون 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 15000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مسعود احمد ڈار العبد: ثاقب عمر ڈار گواہ: طاہر احمد بیگ

مسل نمبر:6933میں زینت اللہ بیگم زوجہ شکور محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر58 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-7-2 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 1000 روپئے۔ سونے کا ہار 19 گرام، قیمت 50,000 روپئے۔ کان کی بالی 5 گرام -/5000 روپئے۔ کھیت کی زمین سات گنٹھ قیمت 70000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طاہر الامۃ: زینت اللہ بیگم گواہ: میر عبدالحفیظ

مسل نمبر 6936میں مصور احمد ڈنڈوتی ولد منور احمد ڈنڈوتی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر34 سال پیدائشی احمدی ساکن مسلم پورا ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 19.7.2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 2500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید احمد گلبرگی الامۃ: مصور احمد ڈنڈوتی گواہ: فضل محمد سوداگر

مسل نمبر 6937میں کے آئی عبدالستار ولد سی جی محمد کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹوریزم مانیٹر عمر49 سال پیدائشی احمدی ساکن کلپینی ڈاکخانہ کلپینی ضلع کلپینی صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 5.8.2103 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 38.000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی جی ناصر احمد العبد: عبدالستار گواہ: محمد یوسف

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶)

تھے۔ پس مسلمان حکمرانوں کو بھی اور رعایا کو بھی اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ فسادوں کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کو تلاش کریں اور اُس کے دامن کو پکڑیں۔ شام کے لوگ خاص طور پر اور مسلمان عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صرف اسی الہام پر غور کرلیں کہ ''بلائے دمشق'' تو اُن کو پتا چل جائے گا کہ یہ پیشگوئی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے، اُس کی بات سنیں ورنہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کے علاوہ کوئی اور نہیں جو رہنمائی کرنے والا ہے۔ ملکوں کے ان رویوں کی وجہ سے مذہبی شدت پسند تنظیمیں جو ہیں یا مذہب کے نام پر اپنی حکومتیں قائم کرنے والی تنظیمیں جو ہیں، یہی فائدہ اُٹھائیں گی اور پھر جو آپس میں قتل وغارت گری کا بازار گرم ہوگا وہ تصور سے بھی باہر ہے۔

خدا تعالیٰ مسلمان رہنماؤں کو بھی عقل دے اور عوام کو بھی عقل دے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے اس مضمون کو سمجھیں کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ کہ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرنے والے ہوں۔ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں۔ محبت کے پھیلانے والے ہوں، دلوں کو جیتنے والے ہوں۔ حکومت کبھی دلوں کو جیتے بغیر نہیں ہوسکتی۔ عوام کے حق ادا کئے بغیر نہیں ہوسکتی۔ ہر مسلمان لیڈر کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کاش کہ مسلمان ممالک کے حکمران، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خدا کرے کہ کسی طرح ان تک ہمارا یہ پیغام پہنچ جائے۔ اسی طرح مغربی ممالک اور بڑی طاقتوں تک بھی یہ پیغام پہنچ جائے جو میں نے بتایا بعید نہیں کہ شام کے خلاف جو کارروائی ہے، یہ ملک سے نکل کر دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پس ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا اپنے ملک سے وفا کا تقاضا یہ ہے اور خاص طور پر ہر وہ احمدی جو ان مغربی ممالک میں رہ رہا ہے کہ ان سیاستدانوں کو آنے والی تباہی سے ہوشیار کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ حاکموں اور رعایا کو اپنے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ خانہ جنگی کو ختم کرکے اس تباہی سے بچیں۔ یورپ اور مغرب کے حکمرانوں کی بھی آنکھیں کھولے کہ وہ عدل اور انصاف سے کام لیں اور ظلم سے بچیں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے ملک کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور کسی ملک کی مدد ذاتی مفادات کے لئے نہ ہو، بلکہ حق کی ادائیگی کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو ان حالات کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاص طور پر شام میں تو بہت سارے احمدی متاثر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شام کے بارے میں ایک انذاری الہام فرمایا تھا کہ ''بلائے دمشق'' تو جلد اس خوشخبری والے الہام کو بھی پورا فرمادے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پیدا فرمائے جس میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یدعون لک ابدال الشام وعباد اللہ من العرب یعنی تیرے لئے شام کے ابدال دعا کرتے ہیں اور عرب کے بندے دعا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ سارا عرب جلد سے جلد مسیح محمدی کے جھنڈے تلے آنے والا ہو تا کہ عرب دنیا کی بے چینی جسے دنیا نے عرب سپرنگ کا نام دیا ہوا ہے یہ دنیاوی نہیں بلکہ روحانی فیض کا چشمہ بن جائے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے دعائیں کرنے والے بن جائیں اور آپ کے ساتھ جڑ کر اسلام کی حقیقی تعلیم کو جو پیار اور محبت اور امن کی تعلیم ہے، دنیا میں پھیلانے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہماری ذمہ داریاں سمجھنے اور اُنہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت جذب کرنے والے ہوں اور دنیا کی حق کی طرف ہمیشہ رہنمائی کرتے رہنے والے ہوں۔ امن اور انصاف کو قائم کرنے والے ہوں اور اس تعلیم کو پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی جنگ کی ہولناکیوں اور تباہیوں سے بچائے۔

❀❀❀

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
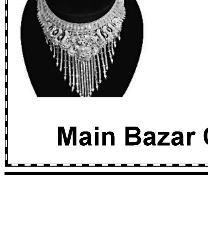
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

Vol. 62 Thursday 26 September 2013 Issue No.39

ہم احمدیوں کو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے

ہمارے پاس دُعا کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے جس سے دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش کر سکیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ستمبر 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت دنیا کے حالات بڑی تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور خاص طور پر شام کے حالات کی وجہ سے نہ صرف شام بلکہ عرب دنیا میں جو حالات ہیں اُس کی وجہ سے بہت زیادہ تباہی پھیل سکتی ہے۔ اگر شام کی جنگ میں بیرونی طاقتیں شامل ہوئیں تو پھر صرف عرب دنیا ہی نہیں بلکہ بعض ایشین مما لک کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ اس بات کو نہ عرب حکومتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی ہیں، نہ دوسرے مما لک اور بڑی طاقتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی ہیں کہ یہ جنگ صرف شام کی جنگ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ یہ عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ پس احمدیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ماننے والے ہیں، جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور امن اور بھائی چارہ قائم کرنے کے لئے آئے تھے، ہم احمدیوں کو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے پاس دعا کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے جس سے ہم دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش کر سکیں۔ ہم ظاہری کوشش کے لحاظ سے دنیا کو اور بڑی طاقتوں کو ان خوفناک نتائج سے ہوشیار کر سکتے ہیں جو ہم کر بھی رہے ہیں، جو ظاہری کوششیں ہیں تھوڑی بہت۔ دنیا کے سیاستدان اور حکومتیں جو ہیں ان کو جہاں تک ہو سکتا ہے میں بھی ہوشیار کرتا رہتا ہوں، کر رہا ہوں اور اس پیغام کو افرادِ جماعت نے بھی میرے ساتھ وسیع پیمانے پر دنیا کے ملکوں میں پھیلایا۔ یہ لیڈر اور سیاستدان اس بات کا اظہار بڑے زور شور سے کرتے ہیں کہ آپ کا پیغام عین وقت کی ضرورت ہے اور ہم بالکل آپ کی تائید کرتے ہیں لیکن جب اس پیغام پر عملی اظہار کا موقع آتا ہے تو بڑی طاقتوں کی ترجیحات بدل جاتی ہیں، ان حالات میں احمدیوں کو اللہ کے فضل کو سمیٹنے کے لئے انسانیت کے لئے عموماً اور امتِ مسلمہ کے تباہی سے بچنے کے لئے خصوصاً دعائیں کرنی چاہئیں۔

سیدنا حضور انور نے شام کی موجودہ حالت کے متعلق فرمایا کہ شام میں حکومت کے جو فوجی ہیں وہ شہریوں کو مار رہے ہیں۔ علوی جو ہیں سنیوں کو مار رہے ہیں اور سنی جو ہیں وہ علویوں کو مار رہے ہیں۔ اور یہ سب لوگ جو ہیں ایک کلمہ پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ لوگ نہیں جانتے کہ آزادی کے نام پر عوام اور امن قائم کرنے کے نام پر حکومت ایک دوسرے پر ظلم کر کے اور آپس میں لڑ کر اتنے کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ اب بڑی طاقتیں آزادی دلوانے، ظلم ختم کرنے اور امن قائم کرنے کے نام پر اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں گی اور کر رہی ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہ کوششیں دنیا کو بھی تباہی کی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ شام کی حکومت کی بھی بعض بڑی حکومتیں مدد کر رہی ہیں، یا پشت پناہی کر رہی ہیں یا اُن کی حمایت کر رہی ہیں، اسی طرح جو حکومت کے مخالف گروپ ہیں، اُن کے ساتھ بھی حکومتیں کھڑی ہیں بلکہ بڑی طاقتیں اُن کے ساتھ زیادہ ہیں۔ اس صورتحال نے بڑے خطرناک حالات پیدا کر دیئے ہیں۔

دنیا کے امن اس طرح قائم نہیں ہوتے۔ امن قائم کرنے کے لئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہوتے ہیں اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اسلام کی تعلیم جیسی اور کوئی خوبصورت تعلیم نہیں کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے دور نہ لے جائے۔ اس حوالے سے بار بار میں نے دنیا کے لیڈروں کو توجہ دلائی ہے۔

اگر یو این اسلامی اصول پر انصاف قائم کرے تو انصاف قائم ہوگا، تمام مما لک مشترک کوشش کریں جہاں ظلم دیکھیں، یہ نہیں ہے کہ کسی کو ویٹو کا حق ہے اور کسی کو اپنی مرضی کرنے کا حق ہے یہاں کسی ایک ملک کی فارن پالیسی کا سوال نہیں ہے۔ پھر ایک ملک کہتا ہے کہ ہم شام میں امن قائم کرنے کے لئے زمینی فوجیں تو نہیں بھیجیں گے لیکن ہوائی حملے کریں گے، یعنی اس شہر اور ملک کو مکمل طور پر کھنڈر بنا دیں گے۔

رشیا کے پرائم منسٹر صاحب نے کل ہی بیان دیا ہے بلکہ شاید آرٹیکل لکھا ہے کہ یہ کوئی انصاف نہیں ہے تم نے انفرادی طور پر اگر اسی طرح فیصلے کرنے تھے تو پھر یو این او کس لئے بنائی تھی۔ اگر یہی عمل رہا تو انہوں نے بڑے واضح طور پر لکھا ہے جو پیغام ہم بار بار دیتے رہتے ہیں دنیا کو کہ یہی حال رہا تو یو این او کا حشر بھی لیگ آف نیشنز کی طرح ہوگا اور یقیناً اُس نے صحیح کہا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ میں نے 2011ء کے شروع میں جب اس بارے میں خطبات دیئے تھے، تو واضح کیا تھا کہ مسلمانوں کے ان حالات کی وجہ سے امن کے نام پر بڑی طاقتیں جو بھی ظاہری اور خفیہ حکمتِ عملی وضع کریں گی، وہ آخرکار مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والی ہو گی۔ کبھی اپنے مفادات میں، یہ طاقتیں متاثر نہیں ہونے دیں گی۔ اور یہ دیکھ لیں اب کہ حسنی مبارک کے زمانے میں جو خون خرابہ ہوا ہے، اُس میں عوام کی حمایت کی گئی، اُسے ہٹایا گیا اور کوشش کی گئی، بڑا پراپیگنڈہ ہوا۔ لیکن جب دوسری حکومت نے مفادات کا خیال نہ رکھا اور فوجی حکومت آ گئی اور اُس نے پہلے سے بھی زیادہ خون بہایا تو اُس وقت کسی نے عوام سے ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔ نہ کوئی کوشش کی کہ آخر یہ دو عملی ہے، یہ فرق ہے۔ بہر حال مسلمان مما لک کی حکومتوں کو اب بھی غیرت دکھانی چاہئے اور اپنے ذاتی مفادات سے بڑھ کر امتِ مسلمہ کے مفادات کو دیکھنا چاہئے۔ لیکن یہ اُس وقت ہو گا جب دلوں میں تقویٰ پیدا ہو گا، حکومت کرنے والوں کے دلوں میں بھی اور عوام کے دلوں میں بھی۔ یہ اُس وقت ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے کے ساتھ آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو گی۔ یہ اُس وقت ہوگا جب حاکم بھی اور رعایا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درد کو محسوس کرتے ہوئے آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

سیدنا حضور انور نے حاکموں اور عوام کی ذمہ داریوں کے متعلق آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے نمونے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اُس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ اُن میں سے اول امامِ عادل ہے۔ یعنی عدل کی یہ اہمیت ہے۔ پھر حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اُس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہو گا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔

پھر ایک روایت میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے، وہ اگر لوگوں کی نگرانی اپنے فرض کی ادائیگی اور اُن کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اُس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت حرام کر دے گا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر میں کہتے ہوئے سنا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! (یہ دعا کی قسم ہی بنتی ہے ایک) کہ اے اللہ میری امت میں سے جسے بھی کسی معاملے کا ولی الامر بنایا گیا اور اُس نے امت پر سختی برتی تو تُو بھی اُس کے ساتھ سختی کا سلوک فرمانا اور جسے میری امت کے کسی معاملے کا ولی الامر بنایا گیا اور اُس نے امت پر نرمی کی تو تُو بھی اُس پر نرمی کرنا۔

تو یہ ہے حکام کے سوچنے کی باتیں۔ سربراہوں کے سوچنے کی باتیں کہ اللہ کا سایہ رحمت اگر چاہئے، مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے تو یقیناً یہ خواہش بھی ہوگی، تو پھر انصاف کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اگر بننا ہے تو ظلم بند کرنا ہوگا، ذاتی مفادات سے بالا ہو کر اپنے فیصلے کرنے ہوں گے۔ اگر جنت میں جانے کی خواہش ہے تو بلا تفریق خیر خواہی کرنی ہوگی ہر ایک کی۔

سیدنا حضور انور نے مسلمان حکومتوں اور عوام کی حالت کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں پر یہ زمانہ آنا بھی تھا جب قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانے میں بھی ایسے حالات ہی پیدا ہونے

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان